KHILAFAT LIBRARY

خادم کا عہد

"اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

میں اقرار کرتا ہوں کہ دینی۔ قومی اور ملّی مفاد کی

خاطر میں اپنی جان۔ مال۔ وقت اور عزّت کو قربان

کرنے کے لئے ہردم تیّار رہوں گا۔"

احمدی نوجوانوں کا دینی علمی اور ادبی ماہوار
رسالہ

خالد

جلد — [illegible] — نمبر ۱

— زیر انتظام —

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

— ربوہ —

اخاء ۱۳۳۲ ہش ❊ اکتوبر ۱۹۵۳ء

مدیر مسئول
غلام باری سیف

KHILAFAT LIBRARY

مندرجات

★

KHILAFAT LIBRARY

اداریہ

بسم اللّٰہ مجریھا و مرسٰھا

اللہ کے نام کے ساتھ اور اس کے فضل پر کامل بھروسہ کرتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اپنے ماہوار رسالہ خالد کا آغاز کر رہی ہے۔ اس کا پہلا شمارہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ہم اپنے خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس رسالہ کو صحیح طور پر چلانے کی توفیق بخشے۔ اور دین۔ ملک اور قوم کے جو مفاد اس سے وابستہ ہیں ان کے حصول کے لئے ہماری مدد فرمائے۔

مجلس خدام الاحمدیہ نوجوانانِ احمدیت کی دینی تنظیم کا نام ہے۔ اس کے اہم ترین مقاصد میں سے احمدیت کے نوجوانوں اور نونہالوں کی اس رنگ میں اخلاقی اور ذہنی تربیت کرنا ہے کہ وہ اسلام اور احمدیت کے لئے مفید وجود بنیں۔ اور آئندہ ایام میں جبکہ ہمارے پیش رو بزرگ آہستہ آہستہ ہم سے جدا ہو رہے ہیں یہ نوجوان ان کی جگہ کو پر کر کے سلسلہ کے ستون ثابت ہوں اور جماعت کی عمارت کو اپنے کندھوں پر ہمت اور استقلال کے ساتھ اٹھائے رکھیں۔ یہ کام کوئی معمولی کام نہیں۔ قوموں کی زندگی میں یہ چیز نہایت اہمیت رکھتی ہے اس کے لئے ضرورت تھی کہ مجلس اپنے لائحہ عمل کو بار بار اعادہ و تکرار کے ساتھ مختلف پیرایوں میں نوجوانوں کے ذہن نشین کرتی رہے۔ اور کرتی چلی جائے یہاں تک کہ یہ چیز ان کے ذہنوں میں رچ جائے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"میری غرض اس مجلس کے قیام سے یہ ہے کہ جو تعلیم ہمارے دلوں میں دفن ہے اُسے ہوا نہ لگ جائے بلکہ وہ اسی طرح نسلاً بعد نسل دلوں میں دفن ہوتی چلی جائے۔ آج وہ ہمارے دلوں میں دفن ہے تو کل وہ ہماری اولاد کے دلوں میں دفن ہو۔ اور پرسوں ان کی اولاد کے دلوں میں۔ یہاں تک کہ یہ تعلیم ہم سے وابستہ ہو جائے۔ ہمارے دلوں کے ساتھ چمٹ جائے۔ اور ایسی صورت اختیار کر لے جو دنیا کے لئے مفید اور بابرکت ہو۔ اگر ایک یا دو نسلوں تک ہی یہ تعلیم محدود رہی تو کبھی ایسا پختہ رنگ نہ دیگی جس کی اس سے توقع کی جاتی ہے۔" (الفضل ۱۷ فروری ۱۹۳۹ء)

یہ کام جتنا بڑا ہے اس کے لئے اسی قدر جدّوجہد کی ضرورت ہے انہی اغراض کے لئے مجلس مرکزیہ نے فیصلہ کیا کہ وہ اپنا ایک پندرہ روزہ مجلہ شائع کرے جس کے ذریعہ بیرونجات کے ساتھ اس کا تعلق مضبوط رہے اور ربط بڑھے مجلس کے پروگرام سے متعلق بروقت مناسب ہدایات دی جا سکیں مجالس کی مساعی کا مختصر تذکرہ اس میں آجائے جو ایک طرف کام کرنیوالی مجالس کے حوصلہ کو بلند کرنیوالا ہو۔ تو دوسری طرف سست مجالس کو بیدار کرنے کا کام دے۔ نوجوانوں میں علمی اور ادبی ذوق پیدا کرے۔ اخلاق کی بلندی سے آگاہ کرے اور ان کی تنظیم کو مضبوط بنائے۔

ابتداءً مجلس خدام الاحمدیہ کی مالی حالت نہایت ہی کمزور تھی۔ اس کے برعکس جو فرائض اس کے سپرد تھے وہ بہت زیادہ اخراجات کے متقاضی تھے۔ مجلس باوجود شدید خواہش کے اپنا کوئی رسالہ جاری نہ کر سکی۔ ۱۹۵۱ء میں مجلس نے کسی نہ کسی طرح اس کمی کو پورا کرنے کے لئے الطارق نام سے ایک پندرہ روزہ دو ورقہ شائع کرنا شروع کیا۔

جنگ عظیم ابھی جاری تھی۔ کاغذ بھی بے حد گراں بلکہ نایاب تھا۔ ڈیکلریشن بھی باوجود کوشش کے نہ مل سکا۔ اور دو تین نمبر شائع ہونے کے بعد الطارق کو بھی مجبوراً بند کرنا پڑا۔ ۱۹۴۷ء کے انقلابی دور میں مجلس کا مرکزی دفتر پاکستان میں منتقل ہوگیا مجلس کی از سر نو تنظیم کے ساتھ ساتھ ماہوار رسالہ کے ڈیکلریشن کے حصول کی کوشش جاری رہی۔ مگر مختلف اعتراضات اور مشکلات کی بناء پر ہم اس میں کامیاب نہ ہوسکے۔ بالآخر مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ سنہ ۵۰ء میں یہ فیصلہ ہوا۔ کہ مجلس کی طرف سے ساٹھ صفحے کا ایک سہ ماہی رسالہ جاری کیا جائے۔ لیکن جب اخراجات کا اندازہ لگایا گیا تو یہ بہت گراں تھا۔ اور اس کی بجائے فیصلہ کیا گیا کہ ماہانہ رسالہ شائع کیا جائے۔ اس میں بعض سہولتوں کی وجہ سے اخراجات میں بھی کفایت تھی ۵۱ء کے شروع میں ڈیکلریشن کے حصول کے لئے پھر کوشش کی گئی۔ ابتدائی محکمانہ تحقیقات مکمل ہوئی تو عین آخری مرحلہ پر یہ اطلاع ملی کہ چونکہ طارق نام کا ایک اور رسالہ بھی جاری ہے اس لئے ڈاک کی تقسیم کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے ضروری ہے کہ کوئی اور نام تجویز کیا جائے رسالہ کے نئے نام کے لئے مجلس مرکزیہ کی طرف سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی گئی۔ حضور نے فرمایا "خالد نام رکھدیں"۔ ۳۱ مارچ ۵۲ء کو خالد کے ڈیکلریشن کے لئے درخواست دی گئی۔ کئی یاددہانیوں اور دفتری ایچا پیچیوں کے بعد اطلاع ملی کہ ۲۷ اگست ۵۲ء کو جھنگ آکر ڈیکلریشن لے لیں۔ لیکن باضابطہ طور پر ۲۷ اگست کی بجائے ۶ ستمبر ۵۲ء کو ڈیکلریشن کی منظوری ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی ایک ہزار روپیہ کی ضمانت کا مطالبہ بھی ہوا۔ جس کے داخل کرنے کی آخری تاریخ ۱۶ ستمبر ۵۲ء تھی۔ مجلس کے پاس اس قدر روپیہ نہیں تھا۔ بڑی دوڑ دھوپ اور کوشش کے بعد ۱۷ ستمبر کو روپیہ کا انتظام ہوسکا لیکن جب وہ جھنگ بھیجا گیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ وقت پر ضمانت داخل نہ کرنے پر ڈیکلریشن منسوخ ہوچکا ہے۔ اسی وقت نئی درخواست دی گئی۔ جو پہلی نسبت کی بناء پر جلد ہی منظور ہوگئی۔ اور نیا ڈیکلریشن ۲ اکتوبر ۵۲ء کو ملا۔ اور ضمانت کی رقم داخل کردی گئی۔

مجالس اور اراکین اندازہ کریں کہ کس مشکل سے ہم رسالہ جاری کرنے میں کامیاب ہوسکے ہیں۔ اور کن حالات میں ہم نے یہ قدم اٹھایا ہے۔

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی پہلی پیش کش آپ کے سامنے ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ یہ رسالہ احمدی نوجوانوں کے دینی اخلاقی۔ علمی۔ اور ادبی ذوق کی صحیح راہنمائی کرے۔ اور ہر رنگ میں نوجوانوں کے لئے مفید ہو۔ علمی اور تحقیقی مضامین۔ فنی اور ادبی مقالے۔ ماضی کے واقعات مستقبل کا پروگرام اور ممالک غیر میں ہماری تبلیغی کوششوں کے تذکرے اس میں آیا کریں۔ اب اس رسالہ کو کامیاب بنانا آپ حضرات کی دلچسپی اور توجہ پر منحصر ہے۔ جس قدر آپ تعاون فرمائیں گے۔ مجلس مرکزیہ اسے انتہائی مفید۔ ضخیم اور دیدہ زیب بنا سکے گی۔ مجلس نے اپنا فرض ادا کردیا۔ اب آپ اپنا فرض ادا کریں۔ اور اپنے رسالہ کی قلمی۔ مالی اور اخلاقی اعانت کے لئے آگے آئیں۔

ہم ایک بار پھر خالد کے اجراء پر بسم اللہ مجریھا و مرسٰھا کہتے ہوئے اپنے خدا کے حضور نہایت عجز اور انکسار سے درخواست کرتے ہیں کہ اے ہمارے قادر مطلق خدا اور اے ہمارے سچے بادشاہ! تو ہمیں دنیا کے تمام فکروں سے فارغ البال کرکے محض اپنے دین کی خدمت اور اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے وقف فرما۔ ہمارے ارادوں کو پاکیزگی بخش اور ہمارے عزائم کو بلندی دے اور ہمیں قوت و طاقت عطا کر۔ کہ ہم تیرے دشمن کے مقام پر تیرے نام سے فتح و نصرت کا جھنڈا گاڑ سکیں۔ آمین

(ادارہ)

KHILAFAT LIBRARY

KHILAFAT LIBRARY

مشعلِ راہ

ہمارا کام

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات

"میں جماعت کے نوجوانوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ سلسلہ احمدیہ کے سپرد ایسے کام کیے گئے ہیں۔ جو دنیا میں عظیم الشان انقلاب پیدا کرنے والے ہیں۔ موجودہ دنیا کی کایا پلٹنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ دنیا کی تہذیب اور دنیا کے تمدن کی عمارت جو اس وقت قائم ہے۔ اس کی صفائی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ اس کی لپائی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے اس کے پوچنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ اس پر رنگ اور روغن کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ اس کا پلستر بدلنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ اسکی چھت پر مٹی ڈالنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ اسکی کانس کو درست کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ اس کے ٹوٹے ہوئے فرش کو بدلنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے بھیجا ہے کہ توڑ دو اس تہذیب اور تمدن کی عمارت کو جو اس وقت کھڑی ہے۔ ٹکڑے ٹکڑے کر دو اس قلعہ کو جو انسانوں نے اس میں بنا لیا ہے۔ اُسے زمین کے ساتھ لگا دو بلکہ اس کی جڑ ہی اکھیڑ کر پھینک دو۔ اور اس کی جگہ وہ عمارت کھڑی کرو۔ جس کا نقشہ میں تمہیں دیتا ہوں۔ یہ کام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔ اور اس کام کی اہمیت بیان کرنے کیلئے کسی لمبی چوڑی تقریر کی ضرورت نہیں۔ ہر انسان سمجھ سکتا ہے کہ دنیا کے جس گوشے میں ہم جائیں دنیا کی جس گلی میں سے ہم گذریں۔ دنیا کے جس گاؤں میں ہم اپنا قدم رکھیں وہاں ہمیں جو کچھ نظر آتا ہے اس سب کو توڑنا اور اس سب کو تباہ کر دینا اور اس سب کو برباد کر دینا ہمارا مقصد ہے اور پھر صرف توڑنا اور برباد کرنا ہی کام نہیں۔ بلکہ اس کی جگہ نئی عمارت بنانا جو قرآن کریم کے بتائے ہوئے

قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کا پیغام

نوجوانانِ احمدیت کے نام

KHILAFAT LIBRARY

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

مجھے مولوی غلام باری صاحب سیف معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ نے اطلاع دی ہے کہ ان کی مجلس مرکزیہ کے زیر انتظام ایک ماہواری رسالہ "خالد" نامی جاری ہو رہا ہے۔ اور سیف صاحب نے جنہیں خالد کے نام کے ساتھ ایک اہم تاریخی جوڑ حاصل ہے۔ مجھ سے درخواست کی ہے۔ کہ میں بھی اس رسالہ کے پہلے نمبر کے لئے کوئی مختصر سا پیغام لکھ کر دوں۔ جو جماعت کے نوجوانوں کی ہمتوں کو بڑھانے والا اور ان میں کام کی روح پھونکنے والا ہو۔ سو مجھے اس پیغام کے لئے سب سے زیادہ موزوں اور مناسب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ فارسی شعر نظر آیا ہے۔ جو میرے اس نوٹ کا عنوان ہے۔ اور جس کا اُردو زبان میں سلیس اور آزاد ترجمہ یہ ہے کہ اے احمدیت کے نوجوانو! دین کے رستہ میں اپنی کوششوں اور اپنی جدّ وجہد کو اس اخلاص اور اس ذوق وشوق اور اس جذبۂ قربانی کے ساتھ جاری رکھو کہ تمہاری اس مجاہدانہ مساعی کے نتیجہ میں دین کو غیر معمولی مضبوطی حاصل ہو جائے۔ اور اسلام کا باغ و مرغزار پھر دوبارہ ایک نئی رونق و بہار کے ساتھ مخالفوں کی آنکھوں کو خیرہ کرنے لگے۔

پس یہی وہ مقصد و منتہیٰ ہے جو ہمارے نوجوانوں کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہیئے فاروق ہوں یا خالد اور مسلم ہو یا سیف سب اپنے اپنے میدان میں اور اپنے اپنے وقت پر اسلام اور صداقت کے خادم ہیں۔ صرف مومن کی نیت پاک وصاف ہونی چاہیئے۔ اور

لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

یہ وقت خاص خدمت کا ہے کیونکہ احرار کی مخالفت نے جماعت کے لئے تبلیغ کا رستہ اس طرح کھول دیا ہے کہ اس سے پہلے کبھی اس طرح نہیں کھلا تھا۔ بے شک مخالفت بہت سخت ہے اور اس کا دائرہ بہت وسیع۔ لیکن یہی وہ وقت ہے جبکہ سعید روحیں خواب غفلت سے بیدار ہو کر تحقیق کی طرف مائل ہو رہی ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فرمان بڑی صراحت اور وضاحت کے ساتھ پورا ہو رہا ہے کہ الٰہی جماعتوں کے لئے مخالفت وہی کام دیا کرتی ہے۔ جو ایک عمدہ کھیت کے لئے کھاد دیتی ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

پس اے عزیزو اور بھائیو! زندگی کی ان قیمتی گھڑیوں کو غنیمت جانو۔ تمہیں کیا معلوم ہے کہ ماحول کا یہ زرّیں موقعہ کب بدل جائے۔ یا تمہاری اپنی زندگی کا یہ دور کب ختم ہو جائے۔ اسی لئے ہمارے آقا اور امام نے جہاں وہ شعر ارشاد فرمایا ہے جو اس نوٹ کے عنوان میں درج ہے وہاں دوسری جگہ یہ انتباہ بھی فرمایا ہے کہ:-

اے بے خبر بخدمتِ فرقاں کمر بہ بند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

اور اسی پر میں اپنا یہ مختصر پیغام ختم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ اور آپ کی جملہ نیک مساعی میں آپ کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

والسّلام۔ خاکسار مرزا بشیر احمد۔ ربوہ

"تم ..... اِسلام کا کامل نمونہ بن جاؤ"

حضرت صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا خطاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔۔۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج خدام الاحمدیہ کے رسالہ "خالد" کا پہلا پرچہ آپ کے پاس آرہا ہے۔ ادارہ نے مجھ سے خواہش ظاہر کی تھی کہ میں بھی چند الفاظ آپ کی خدمت میں اس پرچہ کے ذریعہ تحریر کروں۔ آج جماعت احمدیہ جس دور سے گزر رہی ہے وہ ہر احمدی پر عیاں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ اپنے مرسل کی جماعتوں کو ابتلاؤں کی بھٹی میں سے گذارتا ہے۔ تا وہ جو اس کے حقیقی بندے ہیں۔ اپنے ایمان اور اخلاص میں ترقی کریں۔ اور تا مخالفین یہ دیکھ لیں کہ یہ جماعت اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ ہے۔ اور آخرکار یہی فتحیاب ہوگی۔ یعنی یہ ابتلاء جو وقتاً فوقتاً اللہ تعالیٰ کی جماعتوں پر آتے ہیں۔ ایک امتحان کا درجہ رکھتے ہیں اور دیکھا [illegible] وہ جو اس امتحان میں کامیاب ہوتے ہیں۔ پس ہم جو خادم احمدیت ہیں۔ یعنی اسلام کے دوبارہ احیاء کا کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ اپنے نفوس کو ٹٹولنا ہے کہ کیا ہم نے اس امتحان میں کامیاب ہونے کے لئے پوری تیاری کرلی ہے۔ کیا ہم نے بیعت کے وقت جو عہد خدا تعالیٰ کے خلیفہ سے کیا تھا اس پر پوری طرح قائم ہیں۔ کیا ہم بطور خادم احمدیت جو عہد دہراتے ہیں اس پر پوری طرح عمل پیرا ہیں۔ اگر ایسا نہیں تو ہم ہرگز اس امتحان میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔

پس اے بھائیو! آؤ ہم آج اپنے نفوس کا جائزہ لیں۔ اور اگر ہم میں وہ بات پیدا نہیں ہوئی۔ جس کے پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا سب سے پیارا نبی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) اس دنیا میں ظاہر ہوا۔ تو ہم آج سے یہ عہد اپنے نفس کے ساتھ باندھیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے مدد چاہیں کہ ہم اسلام کے حقیقی سپاہی بننے کی ہر وقت اور ہر ممکن کوشش کریں گے۔ کیونکہ نجات اسی میں ہے۔ اور اس کے علاوہ نجات کے سب راستے بند ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اور مجھے بھی اس بات کی توفیق عطا فرمادے۔ کہ ہم اس کے دین کے سچے خادم بنیں۔ اور اس کی رضاء کو حاصل کریں۔ کہ اس کی رضاء کو حاصل کرلینے سے دنیا کے تمام ابتلاء ہیچ ہوجاتے ہیں۔ آمین یا رب العالمین۔

وما توفیقنا الا باللہ۔ والسلام

مخالفین کے اعتراضات

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ ان اعتراضات کو مرکز میں بھجوانے کا باقاعدہ اہتمام کریں۔ جو کہ انہیں اپنے اپنے مقامات میں مخالفین کی طرف سے سننے میں آتے ہیں۔

(خاکسار نذیر احمد مہتمم تبلیغ مجلس مرکزیہ)

KHILAFAT LIBRARY

جواہر پارے

KHILAFAT LIBRARY

زُہد فی الدُّنیا

۱۔ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس الغنی عن کثرۃ العرض ولکن الغنی غنی النفس۔ (بخاری)

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ امارت زیادہ نقدی و سامان میں نہیں بلکہ حقیقی امارت دل کی امارت ہے۔

۲۔ قال ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان لی مثل احد ذھبا سرّنی ان لا تمرّ علی ثلاث لیال وعندی منہ شیء الا شیئا ارصدہ لدین۔ (بخاری)

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃ فرماتے ہیں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اگر میرے پاس احد (پہاڑ) جتنا سونا ہو تو مجھے یہ امر مرغوب ہے کہ تین راتیں گزرنے سے پیشتر اس میں سے کچھ بھی میرے پاس باقی نہ رہے (سب خدا کی راہ میں خرچ کردوں) سوائے کچھ ایسے مال کے جس کو قرض کی ادائیگی کے لئے رکھ چھوڑوں۔

۳۔ عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نظر احدکم الی من فضل علیہ فی المال والخلق فلینظر الی من ھو اسفل منہ۔ (بخاری)

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی اس شخص کو دیکھے جو مال اور افراد میں اس سے بڑھ کر ہے تو اسے چاہیئے کہ اس شخص کی حالت کی طرف غور کرے جو اس سے مال اور افراد میں کمتر ہے۔ کیونکہ اس طرح شکر گزاری اور قناعت کے جذبات پیدا ہوں گے۔

۴۔ انس بن مالک یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتبع المیت ثلاثۃ فیرجع اثنان ویبقی لہ واحدۃ یتبعہ اہلہ ومالہ وعملہ فیرجع اہلہ ومالہ ویبقی عملہ۔ (بخاری)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میت کے ساتھ (قبر کی طرف) تین چیزیں جاتی ہیں۔ ان میں سے دو تو واپس آجاتی ہیں اور ایک میت کے ساتھ ہی باقی رہتی ہے۔ وہ تین چیزیں اس کے اہل و عیال اس کا مال اور اس کے عمل ہیں۔ اہل و عیال اور مال و منال تو واپس آجاتے ہیں۔ اور اعمال اس کے ساتھ جاتے ہیں (پس دیکھو کہ جو چیز تمہارے ساتھ جائیگی اس کی اصلاح کی طرف توجہ کرو)

۵۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنکبی فقال کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل۔ (بخاری)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے کو پکڑا اور فرمایا۔ اے عبداللہ بن عمر۔ دنیا میں ایسے رہو جیسے مسافر یا راہ گزر۔

"ہم جو خادم احمدیت ہیں ہمارے پیچھے اسلام کا چہرہ ہے"

KHILAFAT LIBRARY

صاحبزادہ میاں عبدالمنان صاحب عمر ایم۔ اے

حق و صداقت کا لازوال سرچشمہ

ہر انسان کی ضمیر کی یہ آواز ہے کہ اسے حق و صداقت کا لازوال سرچشمہ مل جائے۔ اور وہ اپنی پیاسی اور تڑپتی ہوئی روح کو اس کے زندگی بخش پانی سے شادکام کر سکے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ وہ لازوال سرچشمہ کہاں پایا جاتا ہے؟ کیا اسے لندن کی ہر گام پر در سڑکوں پر تلاش کیا جائے؟ پیرس کی گلی کوچوں گلیوں میں ڈھونڈا جائے؟ واشنگٹن کے سر بفلک عمارتوں والے محلات میں اس کا سراغ لگایا جائے؟ کیا کارخانوں کی ہاؤ ہو میں اس کا مسکن ہے؟ کیا تجارت کی گہما گہمی میں اس کا سراغ ہے؟ کیا فلاسفروں کی موشگافیاں اس کا پتہ دے سکتی ہیں؟ کیا ان مذہبی دیوانوں کی تحریریں اور تقریریں اس کی تعیین کر سکتی ہیں جو خود اپنے مذہب اور راہِ عمل کی خوبیوں سے تہی دامن ہیں؟ کیا اشتراکیت کے خوش آئند تصورات اس تک پہنچا سکتے ہیں؟ کیا ویدوں کی مختلف جلدیں جن کی اپنی تعداد غیر متعین ہے یا بائیبل کے اوراق جن کی اپنی تاریخی حیثیت مشتبہ ہے ہمیں اس آبِ حیات تک رہبری کر سکتی ہیں؟ افسوس! حق و صداقت کے لازوال سرچشمہ کے طالب کی پیاس ان میں سے کسی جگہ بھی نہیں بجھ سکتی۔ اور وہ اپنی روح کی طمانیت اور سکون کا سامان ان میں سے کسی جگہ بھی نہیں پاتا۔

لیکن قرآن مجید سبحان اللہ! کیا پیارا نام ہے یہی حق و صداقت کا وہ لازوال سرچشمہ ہے جس کی ہر سعید روح کو تلاش ہے یہی وہ کتاب ہے جو ہر جہت سے کامل ہے۔ روحانی سربلندی اور اخلاقی عظمت کا کوئی پہلو ایسا نہیں جسے اس میں نظر انداز کر دیا گیا ہو۔ بدیوں سے بچنے اور گناہ کی آلودگیوں سے اپنے دامن کو صاف کرنے کا کوئی طریقہ نہیں جسے اس میں بیان نہ کیا گیا ہو۔ یہ کتاب ہر قسم کی بے راہ روی سے روکتی ہے اور حق و صداقت کے ہر گوشہ کا پتہ دیتی ہے انسان کی تمام قوتوں کی آبیاری کا سامان اس میں موجود ہے۔ یہ سرچشمہ صاف و شفاف آبِ حیات سے لبریز ہے۔ خلافِ علم۔ خلافِ عقل اور خلافِ اخلاق باتوں کی ہر کدورت سے پاک ہے اس کا کوئی حکم ناقابلِ عمل نہیں۔ اس کا کوئی دعویٰ بے دلیل نہیں۔ تاریخی لحاظ سے پوری طرح قابلِ اعتماد ہے۔ یہ کتاب ہر روحانی ضرورت کی جامع اور ہر جہت سے کامل ہے اس کی تاثیر بے مثال ہے۔ گویا اس میں اعلیٰ درجہ کی تاثیر، جامعیت، کاملیت اور افادیت پائی جاتی ہے یہی وہ واحد کتاب ہے جو اپنے بتائے ہوئے راستہ پر چلنے والوں کو یہ بشارت دیتی ہے۔ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔ اور انہیں یہ مژدہ سناتی ہے کہ ان کی کوششیں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ یہ اپنے سچے متبعین کو خودشناس بھی بناتی ہے۔ اور خداشناس بھی۔ اسکی تعلیم پر عمل انسان کو ذاتِ باری سے ہمکنار کر دیتا اور اسکے ساتھ ایک زندہ تعلق پیدا کر دیتا ہے۔ ایسے ہزاروں ہزار انسان گزر چکے ہیں اور اب بھی پائے جاتے ہیں جو اس کتاب کی بتائی ہوئی راہوں پر گامزن ہوئے اور انہیں وصالِ الٰہی حاصل ہو گیا۔

میرے عزیزو! قرآن مجید اپنی تعلیمات اپنے علومِ حکمیہ اور معارفِ دقیقہ اور بلاغتِ کاملہ کی رُو سے معجزہ ہے یہ انسان کو صاحبِ یقین اور صاحبِ عزم بناتا ہے اور شکست خوردہ ذہنیت کے پیدا ہونے اور خاکسار اور زیاں کار ہونے سے بچاتا ہے یہی وہ کتاب ہے جس نے حیوانوں کو انسان اور انسانوں سے بااخلاق انسان اور بااخلاق انسان سے باخدا انسان بنایا ہے اس کی پابندی انسان کو صاحبِ کرامت بنا دیتی ہے اور اس کے مطلع پر امورِ غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دنیا میں کوئی مذہب والا روحانی برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ مگر یہ باتیں عمل چاہتی ہیں اور قرآن کریم صرف

اشتراکیت کیا ہے اور اس کا مطالعہ کیوں ضروری ہے؟

موجودہ دور کی سب سے بڑی گمراہی ـــ اشتراکیت ـــ جس شدت سے ملکوں اور قوموں کو اپنی لپیٹ میں لے رہی ہے اس کے پیش نظر ہر باشعور مسلمان بلکہ ہر سمجھدار انسان کا فرض ہے کہ وہ اس دجالی فتنہ کے مالہٗ وما علیہ کو جانے۔ اور اس کے مفاسد و شر پر مطلع ہو کر ان کا توڑ پیش کرے۔ ہماری خوش قسمتی ہے۔ کہ ایک ایسے اہم موضوع پر "اشتراکیت اور اسلام کے ایک پروفیسر" نے اپنے اشہب قلم کو جنبش دی ہے۔ اور وعدہ کیا ہے کہ وہ اس سلسلہ کو تا دیر قائم رکھیں گے ـــ (ادارہ)

KHILAFAT LIBRARY

اشتراکیت ترجمہ ہے انگریزی لفظ سوشلزم کا اور اشتمالیت ترجمہ ہے کمیونزم کا۔ یہ دونوں ایک ہی فکر کے دو زینے ہیں اشتراکیت کی تعریف یہ کی جاتی ہے "وہ دور جس میں آلات پیداوار (سکائیں۔ زمین کارخانے وغیرہ) پر حکومت کا قبضہ ہو۔ انفرادی ملکیت ختم کر دی جائے۔ یعنی کوئی فرد کسی چیز کا مالک نہ ہو۔ اور ہر شخص سے اس کی استعداد کے مطابق کام لیا جائے۔ اور جتنی محنت کرے اس کے مطابق اسے معاوضہ دیا جائے"۔

اشتمالیت :- یعنی کمیونزم اس دور میں کام تو ہر شخص سے استعداد کے مطابق ہی لیا جائیگا۔ لیکن دیا جائے گا ضرورت کے مطابق۔ فرق دونوں میں یہ ہے کہ اشتراکیت میں معاوضہ محنت کے مطابق دیا جاتا ہے لیکن اشتمالیت میں پیداوار کی تقسیم ضرورت کے مطابق ہوتی ہے یعنی اشتمالی دور میں اگر کھانے والے دس افراد ہیں۔ اور کام کرنے والا ایک ہی ہے تو دس افراد کی ضرورت کے لحاظ سے اسے دیا جائیگا لیکن اشتراکیت میں فرد کی محنت کے مطابق معاوضہ دیا جائیگا۔ نہ کہ افراد کی ضرورت کے مطابق۔

اشتراکیوں کے نزدیک اشتراکیت کا دور لازمی طور پر اشتمالیت یعنی کمیونزم میں تبدیل ہو جائیگا۔ یعنی اب وہ محنت کے مطابق لے رہے ہیں پھر ضرورت کے مطابق لینے لگ جائینگے

کا رہنے والا ایک یہودی النسل تھا۔ فلسفہ اشتراکیت کو دنیا سے متعارف کرانے والا یہی شخص تھا۔

اس تحریک نے کن حالات میں جنم لیا۔ اس کو جاننے کے لئے آپ کو یورپ کے صنعتی انقلاب کے اثرات کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ سترھویں صدی کے اخیر میں اور اٹھارھویں صدی کے شروع میں جب یورپ میں صنعتی انقلاب (Industrial Revolution) آیا۔ اور مزدور کی فنی مہارتوں کی جگہ مشین نے لی۔ اور چھوٹی چھوٹی صنعتیں مارکیٹ میں مقابلہ کی تاب نہ لا کر ختم ہونا شروع ہوئیں۔ ایک طرف ان چھوٹی چھوٹی صنعتوں کے بند ہو جانے کی وجہ سے مزدوروں کی زبوں حالی بڑھتی گئی۔ اور دوسری طرف پیدائش دولت کے تمام وسائل سمٹ سمٹ کر سرمایہ دار کے ہاتھوں میں چلے گئے۔ اس طرح دن بدن مزدور اور سرمایہ دار کا طبقاتی فرق نمایاں ہوتا چلا گیا۔ مزدوروں کی بہتری کے لئے مختلف لوگوں نے مختلف تحریکیں چلائیں لیکن مزدور اور سرمایہ دار کی کشمکش کم ہونے کی بجائے بڑھتی ہی گئی۔ اور اس کشمکش کو مارکس کے فلسفہ نے اور بھی بڑھایا۔ جبکہ اس نے اپنے فلسفہ میں "سرمایہ دار کے سرمایہ کو مزدور کی ادا نہ کردہ اجرت قرار دیا" اور کہا۔ کہ اس وقت تک اس ظلم کا استیصال نہیں ہو سکتا۔ جب تک

KHILAFAT LIBRARY

کے لئے انفرادی ملکیت کو ختم کر دیا جائے۔ اور تمام آلات پیداوار" پر حکومت کا قبضہ ہونا چاہیئے۔

اور چونکہ ایک لمبا عرصہ تک سرمایہ دار مزدور کی گردن پر سوار رہا ہے لہذا مزدور کا احساس کمتری دور کرنے کے لئے اور مزدور کے مفاد کی حفاظت کے لئے ضروری ہے۔ کہ سرمایہ دار کی آمریت ختم کر کے مزدور کی ڈکٹیٹر شپ قائم کر دی جائے۔

علاوہ ازیں کارل مارکس کا فلسفہ صرف معاشی تعلیم پر ہی منحصر نہیں اور نہ ہی اشتراکیت چند معاشی اصولوں کا نام ہے بلکہ کارل مارکس اور سوشلزم کی تعلیمات کا بنیادی جز "جدلی مادیت" ہے جو مذہب کی روح کے منافی ہے۔ جس میں تمام ایسے اخلاقی ضابطوں کا انکار ہے جو مافوق البشر تصورات سے ماخوذ ہیں۔" (Religion By Lenin)

کارل مارکس کے فلسفہ جدلی مادیت" "Dialectical Materialism) کی تشریح کسی دوسرے وقت میں کی جائے گی۔ لیکن یہاں صرف اتنا ہی عرض کرنا ہے۔ کہ کارل مارکس کے فلسفہ کی بنا پر اشتراکیت صرف ایک معاشی نظام ہی پیش نہیں کرتی۔ بلکہ وہ زندگی اور کائنات کے متعلق اپنا ایک مخصوص زاویہ نگاہ پیش کرتی ہیں۔

اشتراکیت اس بات کی مدعی ہے کہ دنیا کی تمدنی سیاسی اور معاشی الجھنوں کا حل اس تحریک میں ہے۔ انسانی زندگی کے مسائل کا حل سوائے اشتراکیت کے آج اور کہیں نہیں ہے لیکن ایک مسلمان جس نے قرآن کریم میں یہ آیت پڑھی ہے

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ

جس کے خدا نے فرقان حمید میں یہ فرمایا ہے:-

مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ

وہ کس طرح یہ تسلیم کر سکتا ہے کہ آج دنیا کی آویزشوں کا حل کارل مارکس نے پیش کیا ہے۔ پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم "جدلی مادیت" [illegible] تحریک کا مطالعہ کریں

اگر اسلام کی تعلیم عالمگیر ہے اگر اس کی شریعت دائمی ہے۔ تو ہمارا یہ فرض ہے کہ دنیا کی ہر تحریک کے مطابق ہم اس کی برتری ثابت کریں۔ باشعور مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس اسلام دشمن تحریک سے واقف ہو۔ احمدی نوجوانوں کے لئے تو بالخصوص اس تحریک کا مطالعہ اور بھی ضروری ہے کیونکہ اشتراکیت کے نظام کی خرابیوں کی اصلاح اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں مقدر کر رکھی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "زار روس کا سونٹا میرے ہاتھ میں آگیا ہے" کی تشریح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی یوں فرماتے ہیں:-

"انبیاء کے ذریعہ جو پیشگوئیاں کی جاتی ہیں وہ سب کی سب ان کے ہاتھ پر پوری نہیں ہوتیں بلکہ ان میں سے اکثر ان کی جماعتوں کے ذریعہ پوری ہوتی ہیں۔ اور اس پیشگوئی کے متعلق بھی ایسا ہی ہوگا۔ یہ خیالی بات نہیں۔ بلکہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ روس کی خرابیوں کو درست کرنا اور اس کے نظام کی اصلاح کرنا اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے اور ایک دن روس کے لوگ جماعت احمدیہ میں داخل ہو کر اس کے بیان کردہ نظام کو اپنے ہاں جاری کریں گے پس جلد یا بدیر کمیونزم کا نظر آنیوالا زبردست خطرہ دور ہو جائیگا۔ اور لوگوں کو معلوم ہو جائیگا کہ دنیا کی خرابیوں کی اصلاح انسان کے دکھوں کا علاج صرف اسلامی تعلیم میں ہی پایا جاتا ہے"

(اسلام کا اقتصادی نظام صلا)

اے نونہالان جماعت! کیا اب ہم پر یہ فرض عائد نہیں ہوتا۔ کہ ہم اس تحریک کا مطالعہ کریں۔ اشتراکیت آگ کی طرح دنیا میں پھیل رہی ہے۔ آپ سوچئے کہ اس دجالی فتنہ کا مقابلہ کرنے کے لئے آپ نے کیا کیا ہے روس کے نظام کی خرابیوں کی اصلاح [illegible]

تو اٹھیئے! اور اس کے اصولوں کا مطالعہ کیجئے۔ اور پھر اس کے مقابل پر اسلامی اصولوں کی برتری ثابت کیجئے۔ آج دنیا پیاس سے بے تاب چڑیا کی طرح منہ کھولے ہوئے ہے اسلام کا آبِ حیات آپ کے ہاتھوں میں ہے اٹھو اور آبِ حیات کے مصفا قطرات اس کے منہ میں ٹپکاؤ۔

اشتراکیت کا مٹنا ایک خدائی تقدیر ہے اور مذہب کی تاریخ شاہد ہے کہ خدائی تقدیر کبھی ٹلا نہیں کرتی۔ وہ تو بہر حال پوری ہو کر رہیگی۔ پس مبارک ہیں وہ اذہان جو اس فکر میں ہیں اور مبارک ہیں وہ ہاتھ جو اس خدائی تقدیر کو پورا کرنے کیلئے کوشاں ہیں:۔

بمفت این اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است این بہر حالت شود پیدا

KHILAFAT LIBRARY

جناب عبدالسلام صاحب اختر ایم اے

آنے والا دور!

جذبۂ دل خود بہ شکلِ مدعا بھی آئے گا
غم نہ کر اک دن پیامِ جانفزا بھی آئے گا

مشکلوں کا ذکر کیا ہمت سے بڑھکر کام لے
مشکلیں جب آئیں گی مشکلکشا بھی آئے گا

دیکھنا جو گالیوں میں آج کرتے ہیں کلام
ان کے ہونٹوں پر کلامِ دلربا بھی آئے گا

برگِ گل پر رقص کرنے کو صبا بھی آئیگی
تھامنے کو دامنِ موجِ ہوا بھی آئے گا

جب ترے ہاتھوں میں ہوگی ملک و ملت کی زمام
آشنا کا ذکر کیا۔ ناآشنا بھی آئے گا

ملتِ احمد کی کشتی کو ڈبو سکتا ہے کون
اس کو طوفاں سے بچانے خود خدا بھی آئیگا

KHILAFAT LIBRARY

جناب ملک سیف الرحمن صاحب فاضل

احمدیت کا نفوذ اور اس کی چند مثالیں

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے موجودہ مفتی اور جامعۃ المبشرین کے پرنسپل نے احمدیت کی آغوش میں آنے کے بعد مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت ایک سلسلۂ مضامین شروع کیا تھا۔ جو الفضل کی متعدد اشاعتوں میں قسط وار شائع ہوتا رہا ہے اسی مضمون کی آخری قسط خالد کی پہلی اشاعت میں پیش کی جا رہی ہے۔ آپ نے اپنے اس مضمون میں ہدایت کے اس پہلو کی وضاحت کی ہے کہ کس طرح اللہ تعالےٰ اندر ہی اندر نفوذ احمدیت کے لئے رستہ ہموار کرتا ہے اور کیسے عجیب انداز میں انسانی قلوب نور احمدیت سے منور ہوتے ہیں۔

جاڑے کی طویل چاندنی راتیں پہاڑی وادیوں میں اتنی سہانی اور اتنی پرکیف ہوتی ہیں۔ کہ انکے کیف بیان کرنے سے نہیں بلکہ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اپنے پہاڑی گاؤں میں میرے بچپن نے ایسی کئی راتیں دیکھیں اور ان کے پرمسرت نظاروں سے وہ ایک لمبا عرصہ لطف اندوز ہوا جب کبھی رات کی کھیل کا کوئی اور پروگرام نہ ہوتا۔ تو ہم سب بچے چولہے کے اردگرد آلتی پالتی مار کر بیٹھ جاتے اور بوڑھی خالہ سے التجائیں کی جاتیں کہ وہ ہمیں کوئی کہانی سنائے۔ بڑی بی اپنے بزرگانہ انداز میں پہلے تو انکار کرتیں۔ لیکن آخر کار ہمارے بچپنے کے اصرار سے مجبور ہو کر بات مان لیتیں۔ اور ہمیں عجیب و غریب کہانیاں سنائیں۔ انہی کہانیوں میں ایک کہانی لاہور کے آدم خوروں کی کہانی بھی تھی جس کا خلاصہ کچھ اس طرح پر تھا۔

پیارے بچو! یہاں سے بہت دور ایک بڑا شہر ہے۔ جس کا نام لاہور ہے۔ اس شہر کی پرپیچ گلیوں میں بعض آدم خور رہتے ہیں۔ جب کوئی شامت کا مارا بھولا بھٹکا مسافر ان گلیوں میں آنکلتا ہے تو ان آدم خوروں کے خوفناک کتے اس پر جھپٹ پڑتے ہیں وہ امداد کے لئے گلی والوں کو پکارتا ہے۔ اس پر ان آدم خوروں میں سے کوئی ایک امداد کے بہانے اس مسافر کو گھر کے اندر چلے آنے کے لئے کہتا ہے جب وہ غریب مسافر اس آدم خور کے فریب میں آکر اس کے گھر میں داخل ہوتا ہے تو جھٹ پیچھے سے دروازہ بند کر دیا جاتا ہے اندر تیل کے کڑاہے آگ پر رکھے ہوتے ہیں۔ مسافر کو پکڑ کر کڑاہے کے اوپر لٹکا دیا جاتا ہے گھر میں رہنے والے سب اس کے اردگرد جمع ہو جاتے ہیں خوب خوب قہقہے لگتے ہیں سولی چڑھے مسافر کی تڑپ پر ناچ ناچے جاتے ہیں۔ غرض شکار ملنے پر بڑی خوشی منائی جاتی ہے وہ دن ان کے لئے عید کا دن ہوتا ہے۔ مزے لے لیکر اس کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ اڑوس پڑوس میں تحفے بھیجے جاتے ہیں مبارکباد یا وصول کی جاتی ہیں۔ اس طرح بڑی اماں اپنے مخصوص انداز میں کہانی کہنے میں محو ہوتیں اور ہم سب بچے خوف کے مارے دل ہی دل میں دعائیں مانگ رہے ہوتے کہ خدا ایسے خوفناک شہر میں کبھی نہ لے جائے۔

غرض بچپن اس پہاڑی گاؤں میں یونہی گذرتا گیا۔ ہوش نے قدم آگے بڑھایا۔ اب لاہور سے نفرت کی بجائے اسے دیکھنے کا شوق ترقی پذیر تھا۔ آخر کار گھر والوں نے میرے اصرار کے سامنے اپنے ہتھیار ڈال دیئے۔ اور مجھے اپنا شوق پورا کرنے کی اجازت مل گئی۔

پہلی بار جب میں لاہور آیا۔ تو اس وقت میں نوخیز تھا بچپن کے ڈر کا اثر جا چکا تھا اب آدم خوروں

کی کہانی میرے نزدیک ایک لغو قصہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی تھی۔ لیکن پھر بھی بچپن میں سُنی ہوئی اس کہانی کا ایک دھندلا سا نقش میرے ذہن میں ضرور موجود تھا جب کبھی کسی تنگ اور پیچ دار گلی میں میرا گذر ہوتا۔ تو یہ کہانی ضرور یاد آجاتی اور احتیاط کا ایک ہلکا سا خیال ذہن کو اپنی طرف مائل کر لیتا۔ مجھے لاہور میں آئے ابھی دو چار روز ہی ہوئے تھے کہ گھر سے والد صاحب کا ایک خط مجھے ملا جس میں علاوہ اور نصائح کے ایک نصیحت یہ بھی تھی۔ کہ مذہب صرف ایک ہی سچا ہے اور وہ حنفی مذہب ہے۔ باقی دوسرے مذاہب والے سب ٹھگ ہیں۔ ان ٹھگوں سے بچنا تمہارا فرض ہے ورنہ خدا تم پر ناراض ہوگا۔

KHILAFAT LIBRARY

پردیس آنے کے بعد والد صاحب کی یہ سب سے پہلی نصیحت تھی۔ اس لئے اس کا ایک خاص اثر میرے دل پر ہوا۔ اور یہ میرے لئے ایک مزید احتیاط کا باعث ثابت ہوئی۔ میں نے اپنے حلقۂ واقفیت کو بالکل محدود کر لیا۔ جب کبھی کسی انجان سے ملاقات ہوتی تو میں اُسے شک کی نظروں سے دیکھتا کہ کہیں یہ کوئی ٹھگ تو نہیں اس کا مقصد مجھے فریب دینا تو نہیں۔ یہ خیال تھے جو اس وقت میرے ذہن میں اُٹھتے۔ اس کے ساتھ ہی آدم خور والی کہانی بھی ضرور یاد آجاتی۔ اگرچہ اس تخیل پر میں دل میں ہنستا بھی تھا۔ لیکن پھر بھی اس خیال کے مٹانے پر مجھے اختیار نہ تھا۔ غرض اس واہمہ کا تسلط ایک لمبے عرصہ تک مجھ پر قائم رہا۔ لیکن بالآخر میری ریزرو طبیعت میں کسی قدر وسعت پیدا ہوئی۔ میل ملاپ میں بے تکلفی کی طرف اپنی توجہ کو مبذول پایا۔

انہی حالات میں سب سے پہلے احمدی جن سے مجھے احمدیت کے بارہ میں علمی رنگ میں گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ وہ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے حال درویش قادیان تھے۔ ایک لمبے عرصہ تک ان سے اور ان کے دوسرے ساتھیوں سے اختلافی مسائل پر باتیں ہوتی رہیں لیکن نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات تھا۔ ایک دن ملک صاحب موصوف مجھے پرانی انارکلی کے بازار میں ملے اور بڑے درد مند لہجے میں کہنے لگے۔ کیا ابھی تک آپ کا انشراح نہیں ہوا؟ میں نے جواب دیا۔ ملک صاحب! آپ کے اس سوال نے مجھے مجبور کر دیا ہے۔ کہ میں اپنے دل کی بات آپ پر ظاہر کر دوں۔ میں نے جس قدر اختلافی مسائل پر غور کیا ہے مجھے حق اپنی طرف ہی نظر آتا ہے۔ باوجود عربی سے تھوڑی بہت واقفیت کے مجھے آپ کے دلائل اپیل نہیں کر سکے البتہ آسمانی نشان پر آپ لوگ بہت زور دیتے رہتے ہیں۔ اگر اس راستہ سے آپ کوئی کوشش کر سکیں۔ تو شاید آپ کے عندیہ کو سمجھنا میرے لئے ممکن ہو جائے۔ اس پر ملک صاحب نے کہا اچھا تو پھر آپ میرے ساتھ چلیں۔ ہم دونوں لاہور کے بڑے ڈاکخانہ میں آئے۔ ملک صاحب نے وہاں سے ایک کارڈ خریدا۔ اور وہیں ایک گراسی پلاٹ میں بیٹھ کر قادیان کے ایک بزرگ (جن کا نام اس وقت میں بھول رہا ہوں۔ مسجد دارالفضل کے پچھواڑے میں ان کا مکان تھا) ان کو خط لکھا کہ میرے ایک دوست ہیں وہ ان ان شرائط پر احمدیت کو سمجھنا چاہتے ہیں۔ آپ ان کے لئے دعا کریں چند دنوں کے بعد قادیان سے جواب آیا کہ افسوس ہے کہ آپ کا خط پہنچنے سے ایک دو روز پیشتر یہ صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ ملک صاحب نے یہ رنجیدہ خبر مجھے سُنائی۔ اور کہا اب وہ براہ راست حضرت صاحب کی خدمت میں خط لکھیں گے۔ حضور کی دعائیں اللہ تعالےٰ قبول فرماتا ہے آپ مطمئن رہیں کہ یہ کوشش ضرور کامیاب ہوگی۔ چند روز کے بعد ملک صاحب سے جب ملاقات ہوئی اور خط کے جواب کا ذکر آیا۔ تو ملک صاحب جواب

KHILAFAT LIBRARY

تیاتے ہیں کچھ پس و پیش کرنے لگے۔ لیکن میرے اصرار پر انہوں نے مجھے پرائیویٹ سیکرٹری کا خط دکھایا جس کا مضمون یہ تھا۔ آپ کا خط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ملاحظہ میں آیا۔ حضور نے فرمایا یہ طریق نہ ہمارا ہے اور نہ ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ اس کے لئے آپ کے دوست کسی اور کی تلاش کریں۔ ملک صاحب کا خیال تھا کہ اس خط سے میرے دل پر برا اثر پڑے گا لیکن واقعہ میں ایسا نہیں ہوا۔ سب سے پہلا خیال جو اس خط کو پڑھنے کے بعد میرے دل میں پیدا ہوا۔ وہ یہ تھا کہ جن دو باتوں کا خط میں ذکر تھا اور ان کے پورا ہونے کا نشان مانگا گیا تھا وہ دونوں باتیں پوری نہیں ہوں گی۔ اور ان میں مجھے نقصان رہیگا دوسرے کم از کم اس جماعت کے امام غلط امید دلا کر کسی کو اپنی جماعت میں شامل کرنے کے قائل نہیں۔ بہرحال یہ مہم اس مرحلہ پر ناکام ہو گئی۔ ملک صاحب نے خاموشی اختیار کر لی لیکن دوسری طرف اس واقعہ کے بعد میری طبیعت غیر معمولی طور پر مضطرب رہنے لگی۔ یوں محسوس ہوتا جیسے کوئی چیز کھو گئی ہے۔ اور اس کی لاشعوری تلاش کا خیال میرے چین کو غارت کئے جا رہا ہے۔ ایک دن میں نے اپنے ایک عزیز دوست سے اپنی اس بے چینی اور پریشانی کا ذکر کیا۔ انہوں نے مجھے بتایا۔ کہ یہیں لاہور میں دلی محمد روڈ کے قریب ایک بزرگ رہتے ہیں۔ بڑے بڑے سرکاری افسر اور ہائی کورٹ کے جج ان کے مریدوں اور عقیدتمندوں میں شامل ہیں۔ آپ ان سے دعا کرا دیکھیں اس ترغیب پر ایک صبح میں ان بزرگ کے پاس گیا ضعیف العمر خستہ سفید ریش ڈھیلے ڈھالے گاڑھے کے کپڑے ایک چارپائی کا سہارا لئے چھوٹے سے مصلے پر وہ بیٹھے تھے ہاتھ میں تسبیح تھی۔ علیک سلیک کے بعد انہوں نے میرے آنے کی غرض پوچھی۔ میں نے ان سے اپنے اندرونی اضطراب

کا ماجرا کہہ سنایا۔ وہ کہنے لگے میں تمہیں ایک وظیفہ بتاتا ہوں۔ صبح سورج نکلنے پر اس کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ اور ہاتھ جوڑ کر سو دفعہ یہ وظیفہ پڑھو سب مشکلیں حل ہو جائینگی۔ میں نے عرض کی اس وقت میں آپ کے پاس استفادہ کے لئے آیا ہوں۔ اگرچہ اپنی جگہ حافظ شیرازی کا یہ کہنا درست ہے ؎

بمے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

لیکن بچپن میں تربیت کچھ اس ڈھنگ پر ہوئی ہے کہ جس بات میں شرک کا شائبہ ہو اس میں طبیعت لگتی نہیں اگر کوئی اور صورت ہو تو تعمیل ارشاد کی کوشش کرونگا۔ میری اس گزارش پر وہ کسی قدر سنبھل کر بیٹھ گئے۔ اور کہنے لگے اچھا تو پھر یہ کاغذ پنسل لو اور جو کچھ میں لکھاتا ہوں وہ لکھو کاغذ پنسل لیکر میں لکھنے کیلئے تیار ہو بیٹھا اب انہوں نے مجھے مندرجہ ذیل رباعی لکھائی ؎

یارب ز گناہ زشت خود منفعلم ∴ از فعل بد و خوئے بد خود خجلم
فیضے بدلم ز عالم غیب رساں ∴ تا محو شود خیال باطل ز دلم

مجھے یہ رباعی بہت پسند آئی اور میں مصافحہ کر کے ان سے رخصت ہو آیا۔ عموماً رات کے آخر حصہ میں میں اس رباعی کو پڑھا کرتا تھا۔ طبیعت میں بڑی رقت پیدا ہوتی۔ یہ کیفیت کوئی چھ سات ماہ تک قائم رہی یہ ۱۹۳۵ء کے آخری ایام تھے اسی دوران میں میرے دل میں یہ خیال بڑے زور سے اٹھا کہ جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ میں شامل ہونا چاہیئے۔ چنانچہ اس تحریک پر میں اس سال کے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے قادیان روانہ ہو گیا میں نے وہاں ایک بابرکت ماحول دیکھا حضرت صاحب کی پر معارف تقریریں سنیں۔ اضطراب کی کیفیات زائل ہوتی محسوس ہوئیں۔ گھٹن کی جگہ وسعت نے لے لی۔ اکثر عقدے حل ہوتے چلے گئے۔ آخر اطمینان قلب نصیب ہوا۔ اور پورے انشراح کے ساتھ یکم جنوری ۱۹۳۶ء کو عصر کی نماز کے بعد مسجد مبارک میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک الفضل العظیم وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

KHILAFAT LIBRARY

روشن ستارے

خالدؓ بن ولید ـــــ سَیفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہ

حضرت خالدؓ جنہوں نے آنحضرت صلعم کی زبانِ مبارک سے اللہ کی تلوار کا لقب پایا جنکے متعلق حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا "عجزت النسأ علی ان یلدن مثل خالدؓ" "خالد جیسا سپوت جننے سے عورتیں عاجز آگئی ہیں۔ وہ واقعی حق کی بے نیام تلوار تھی۔

ایک موقعہ پر جبکہ خالدؓ کمال جرأت سے کفار کی صفوں میں گھس جاتے تھے۔ اور پھر تیر کر نکل آتے تھے۔ کسی نے کہا خالدؓ ذرا سوچکر لڑا کرو۔ حضرت خالدؓ بن ولید نے فرمایا جب کفر کی خاطر لڑا تھا تو کبھی جان کی پرواہ نہیں کی تھی آج جب اسلام کی خاطر جنگ کرنے نکلا ہوں تو اب جان کو بچا بچا کر لڑا کروں ؟

حق کیلئے یہ تلوار پہلی بار سرزمین شام میں بے نیام ہوئی تھی اسی موقعہ پر آنحضرت صلعم نے آپکو سیف من سیوف اللہ کہا۔ آنحضرت صلعم نے جنگ موتہ کے موقعہ پر ساڑھے تین ہزار کا لشکر بھیجا۔ مقابل میں دو لاکھ کا لشکر تھا آنحضرت صلعم نے زید بن حارثہ کو امیر مقرر کیا۔ اور فرمایا کہ اگر زیدؓ شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب سپہ سالار لشکر ہونگے اور اگر حضرت جعفرؓ بھی شہید ہو جائیں۔ تو عبداللہ بن رواحہ لشکر کے سردار ہونگے اور اگر یہ بھی شہید ہو جائیں تو مسلمان جس کو چاہیں امیر بنا لیں۔ چنانچہ جب یہ تینوں بزرگ میدانِ جنگ میں علی الترتیب شہید ہو گئے۔ تو حضرت خالد بن ولید کو لوگوں نے امیر چنا۔ آپ ساڑھے تین ہزار کے لشکر کو دو لاکھ سپاہ سے لڑتے بھڑاتے اپنے سپاہیوں کو پیچھے ہٹا لائے۔ حضرت خالدؓ اس بے جگری سے لڑ رہے تھے کہ اس دن ان کے ہاتھ میں نو تلواریں ٹوٹی تھیں آنحضرتؐ نے جب مسلمانوں کو مدینہ میں اللہ سے خبر پا کر جنگ کے نتیجہ سے آگاہ کیا اور تینوں بزرگ صحابیوں کی شہادت کی خبر دی تو فرمایا اسکے بعد خالدؓ نے جھنڈا لیا اور کہا۔ "اللّٰھم انہ سیف من سیوفک فانت تنصرہ" خدا وہ تیری تلوار ہے تو اسکی مدد کیجیو۔ تاریخ شاہد ہے کہ پھر یہ تلوار جہاں بھی بے نیام ہوئی اسکے لوہے نے کفر کے بر لوہے کو کاٹا۔ کبھی یہ تلوار شام میں چمکی اور کبھی یہ صاعقہ بنکر ایران میں عداحق

کے سروں پر کڑکی۔ جہاں بھی حضرت خالدؓ جاتے۔ کفار کے حوصلے ٹوٹ جاتے اور وہ کہتے خالدؓ آگیا۔ خالدؓ آگیا۔

جنگ اُحد کے دن حضرت خالدؓ بن ولید کفار کی طرف سے لڑے تھے۔ آپ ہی نے درے کی طرف سے حملہ کر کے مسلمانوں کی فتح کو وقتی طور پر شکست میں بدل کر رکھدیا تھا۔ آپ مکہ کے عالی خاندان کے فرد تھے ۸ھ میں آپ مشرف با سلام ہوئے۔ حضرت خالدؓ اور حضرت عمرو بن العاص فاتح مصر دونوں اکٹھے مسلمان ہوئے ہیں۔ آپ اپنے اسلام لانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کی صداقت کو ڈالدیا۔ اور میں نے کہا کہ ہم نے ہر ممکن کوشش کی۔ لیکن ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے۔ تو میں نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ضرور غالب آئیگا۔ اور پھر جب حدیبیہ کے مقام پر قریش اور مسلمانوں کے درمیان صلح کا معاہدہ ہوا۔ تو میں نے کہا کہ میں اب کہاں جاؤں اگر میں نجاشی کی طرف جاؤں تو اس نے بھی محمد (صلعم) کی اتباع کر لی ہے اور محمد رسول اللہ (صلعم) کے صحابی وہاں پر اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہرقل کی طرف جاؤں تو اس صورت میں مجھے اپنے دین سے نکل کر یہودیت یا عیسائیت میں داخل ہونا ہوگا۔ حضرت خالدؓ کہتے ہیں میں اسی ادھیڑ بن میں رہتا تھا کہ آنحضرت عمرہ قضاء کیلئے تشریف لائے میں چھپ گیا۔ میرا بھائی ولیدؓ بن ولید (جو پہلے مسلمان ہو گئے تھے) آنحضرت صلعم کے ساتھ آیا تھا۔ جب اس نے مجھے نہ پایا۔ تو میرے نام ایک خط لکھا اس نے لکھا کہ مجھے تعجب ہے کہ تم جیسا عقلمند آدمی ابھی تک اسلام سے روگرداں ہے۔ مجھ سے آنحضرتؐ نے تیرے متعلق پوچھا تھا کہ خالدؓ کہاں ہے تو میں نے عرض کی تھی کہ حضور اللہ اسے ضرور لائیگا۔ اس پر آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ کیا اس جیسا آدمی بھی اسلام سے ناواقف ہے پس بھائی اپنی صلاحیتیں اسلام کے لئے وقف کر۔ اور تلافی مافات کر۔ حضرت خالدؓ کہتے ہیں کہ جب یہ خط مجھے ملا۔ تو مجھے اسلام کی طرف رغبت پیدا ہوئی۔ اور مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ کہ آنحضرت صلعم نے میرے متعلق

KHILAFAT LIBRARY

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب فاضل

انڈونیشیا

انڈونیشیا کا ملک ان زرخیز اور سرسبز و شاداب جزائر کا مجموعہ ہے جو ایشیا کے جنوب مشرق میں قریباً تین ہزار میل لمبے اور کوئی ایک ہزار میل چوڑے علاقہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے جزائر کی تعداد تو کوئی تین ہزار ہے مگر ان میں سے ۵ جزائر کافی بڑے ہیں۔ یعنی جاوا۔ سماٹرا۔ سیلیبس۔ بورنیو۔ اور نیو گنی کا نصف حصہ جس کے بارہ میں ری پبلک انڈونیشیا اور ڈچ حکومت کے درمیان آزادی کے لئے گفتگو ابھی جاری ہے۔

آبادی ملک کی آبادی کوئی ستر کروڑ ہے جن میں سے ایک بہت بھاری اکثریت یعنی ۹۰ فیصدی کے قریب مسلمان ہے۔ ہندو تعداد میں اتنے زیادہ تو نہیں مگر یہاں کے تمدن پر ہندو تہذیب ایک حد تک ضرور اثر انداز ہے۔ بالی کا جزیرہ تو اس ضمن میں خاص طور پر قابل ذکر ہے جہاں کا کھدائی کا کام اور ناچ خاص طور پر مشہور ہے سماٹرا کی آبادی کوئی تیرہ ملین ہے جو ساری کی ساری مسلمان ہے۔ اور جہاں اسلامی اثر غالب ہے۔ مگر عورتوں کے لئے پردہ کا رواج نہ سماٹرا میں ہے اور نہ اس ملک کے کسی اور جزیرہ میں۔ جاوا ان مذکورہ جزائر میں سے سب سے چھوٹا ہے مگر سب سے زیادہ گنجان آباد ہے انڈونیشیا کی پچاس ملین آبادی اسی جگہ آباد ہے سیلیبس۔ بورنیو اور نیو گنی کے جزائر نسبتاً کم آباد ہیں اور شادابی بھی نسبتاً کم ہے۔ انڈونیشیا کے مسلمان عام طور پر حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کے مذہب کے تابع ہیں۔

آب و ہوا اور پیداوار چونکہ یہ جزائر خط استوا پر واقع ہیں اس لئے یہاں کا موسم عام طور پر ایک جیسا ہی گرم رہتا ہے اور کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ مگر یہاں کی گرمی تکلیف دہ حد تک نہیں ہے، ہوا اکثر چلتی رہتی ہے بارشیں زیادہ تر اکتوبر۔ نومبر اور دسمبر میں ہوتی ہیں جس سے موسم میں کسی قدر خنکی آجاتی ہے۔

چونکہ اس ملک میں پانی کی بہتات ہے اسلئے چاول کثرت

رقبہ بھی اس ملک میں کافی ہے جہاں وسیع پیمانے پر چائے کے باغات ہیں۔ ربڑ اور ناریل کے درخت بھی کثرت سے ہیں۔ گھی سے لوگ ناآشنا ہیں اس کی بجائے ناریل کا تیل ہی استعمال کرتے ہیں۔ پھل اور سبزیاں کثرت سے پیدا ہوتی ہیں۔ آم بھی ہوتے ہیں مگر ایسے عمدہ نہیں جیسے ہمارے ملک میں۔ گنّا بھی کثرت سے ہوتا ہے جسے چوسنے کا رواج یہاں نہیں بلکہ کھانڈ ہی بنتی ہے۔ جاوا کا جزیرہ کھانڈ پیدا کرنے کی وجہ سے مشہور ہے۔ معدنیات کے لحاظ سے بھی یہ ملک دولتمند ہے۔ خصوصاً ٹین بہت ملتا ہے۔ پٹرول کے ذخائر بھی اس ملک میں کافی ہیں۔ نباتات اور معدنیات کے لحاظ سے یہ ملک اس قدر زرخیز ہے کہ کوئی اور ملک کم ہی اس ملک کا مقابلہ کر سکے گا تمام دنیا کی کونین کا ۵ ۷ فیصدی حصہ اسی ملک سے حاصل ہوتا ہے۔

طرز رہائش یہاں کی ہوا میں کچھ اس قسم کی نمی ہے کہ لوگ اکثر ہوا سے بچتے ہیں۔ دن میں کم از کم دو دفعہ کھانا صحت کیلئے ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ سارا سال لوگ اندر ہی سوتے ہیں کھلی ہوا میں سونے یا بیٹھنے کا رواج کم ہے۔ مکان اکثر بند بند سے ہوتے ہیں ان میں بانس کا استعمال کافی ہوتا ہے بلکہ غرباء کے اکثر مکانات کی دیواریں بھی بانس ہی کی بنی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور ضرورت کی دوسری بہت سی اشیاء میں بھی بانس اور ناریل کو بہت دخل ہے۔ غذا میں چاولوں کے ساتھ مچھلی اور ناریل کا استعمال کافی ہے بھینسیں اس ملک میں ہوتی ہیں مگر دودھ گائے کا ہی لوگ استعمال کرتے ہیں۔ پانی کو اکثر لوگ اُبال کر پیتے ہیں۔ بہت سے لوگ پانی کی جگہ ہلکا سا قہوہ ہی استعمال کرتے ہیں اور مہمانوں کی تواضع کیلئے بھی اکثر قہوہ ہی پیش کیا جاتا ہے۔

آزادی کی جدوجہد اس ملک سے ڈچوں کا تعلق سترھویں صدی کی ابتداء میں قائم ہوا جس کی رُو سے ڈچوں کی حکومت کا زمانہ کوئی تین صد سالہ عرصہ ہے۔ جو دوسری جنگ عظیم تک ممتد رہا۔

KHILAFAT LIBRARY

اور کوئی ۳½ سو سال تک اس ملک پر اپنا تسلط جمائے رکھا۔ جاپانی تسلط کا زمانہ اس ملک کیلئے کافی مشکلات کا زمانہ تھا۔ اس ساڑھے تین سال کے عرصہ میں اس ملک نے بحیثیت مجموعی وہ نقصان اٹھائے کہ ان کی تلافی آجتک نہیں ہو سکی۔ انہی دنوں میں ہمارے تین مبلغین اور جماعت کے بعض معزز افراد بھی جاپانیوں کی اس قید میں چند ماہ رہے ہیں جس کے تصور سے اب بھی بدن کپکپا اٹھتا ہے۔

۱۹۴۵ء میں جاپانیوں کے ہتھیار ڈالنے کے بعد اس ملک کی آزادی کی جدوجہد شروع ہوتی ہے جو قریباً ۵ سال تک جاری رہی اس عرصہ میں ڈچوں کے ساتھ ایک جنگ ہی جاری رہی جس کا خاتمہ ۱۹۴۹ء میں ہوا جبکہ یہ ملک کلی طور پر آزاد ہو گیا۔ مگر انڈونیشیا کی آزادی کا پہلا دن ۱۷ اگست ۱۹۴۵ء ہی تصور کیا جاتا ہے جبکہ پہلی دفعہ آزادی کا علم بلند کیا گیا۔

اس آزادی کی جدوجہد میں ہماری جماعت بالخصوص مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب حال رئیس التبلیغ نے جو ان دنوں ری پبلک انڈونیشیا کی جدوجہد آزادی کے مرکز جوگجا میں مقیم تھے۔ بہت بڑی خدمات سرانجام دیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ آج پریزیڈنٹ سکارنو اور دیگر بڑے بڑے ری پبلکن لیڈر آپ کو بڑی عزت اور نہایت احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

اسلام کی ابتداء اس ملک میں اسلام کی ابتداء اول اول سورت کے ایک بزرگ مولانا ملک ابراہیم صاحب کے ذریعہ سے ہوئی جو اپنے چند مصاحبین کے ساتھ یہاں تشریف لائے۔ پھر آپ کے بعد وسیع پیمانہ پر اسلام کی تبلیغ عرب تاجروں کے ذریعہ سے ہوئی۔ وہ تجارت کے سلسلہ میں یہاں آئے مگر انہوں نے اپنے قول و فعل کا مقصد تبلیغ اسلام ہی قرار دے لیا۔ اور اس طرح نور اسلام کو ان جزائر میں پھیلا دیا۔ یہ عرب لوگ پھر یہیں آباد ہو گئے اور اسی کو اپنا وطن بنا لیا۔ چنانچہ آج بھی ہزاروں کی تعداد میں عرب نسل یہاں آباد ہیں۔ گو افسوس کہ ان کے آج کے طرز عمل میں اور اس وقت کے طرز عمل میں جبکہ وہ یہاں آئے تھے ایک نمایاں فرق دکھائی دیتا ہے۔ یہ عرب تاجر اصلاً حضرموت کے علاقہ کے ہیں۔

احمدیت کی ابتداء احمدیت کی ابتداء اس ملک میں سماٹرا کے چند نوجوانوں کے ذریعہ سے ہوئی جن کو تحصیل علم کے شوق نے مجبور کیا کہ وہ گھر کو چھوڑ کر نکل کھڑے ہوں۔ یہ ۱۹۲۳ء کا زمانہ تھا جبکہ انہوں نے گھر سے نکلتے وقت اس بات کا تہیہ کیا کہ وہ اس وقت تک واپس نہیں ہونگے جب تک کہ وہ علم کی پیاس بجھا نہیں لیتے۔ چنانچہ یہ نوجوان ۳ ماہ تک ہندوستان میں رہے مگر تسلی نہ پائی۔ ۲ ماہ پھر لاہور میں بسر کئے۔ مگر پھر بھی تشنگی دور نہ ہوئی۔ آخر انہیں روحانی فیضان کا وہ چشمہ معلوم ہو گیا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قادیان سے جاری ہوا تھا۔ چنانچہ ۱۹۲۳ء میں نوجوانوں کا یہ قافلہ قادیان پہنچا۔ اس قافلہ کے افراد تھے مولوی ابوبکر صاحب ایوب جو آجکل ہالینڈ میں مبلغ ہیں اور مولوی احمد نور الدین صاحب اور مولوی زینی دحلان صاحب جو آجکل انڈونیشیا میں ہیں۔ اس ہراول دستہ کی مہم اس قدر کامیاب ہوئی کہ تھوڑے ہی عرصہ میں دو درجن کے قریب سماٹری طلبہ قادیان میں تحصیل علم کے لئے نظر آنے لگے۔ ان نوجوانوں نے ایک موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اس خواہش کا اظہار کیا کہ حضور اقدس ان کے ملک میں بھی باقاعدہ کوئی مبلغ بھجوائیں۔ چنانچہ وہ اولوالعزم خلیفہ جس کے وجود سے مختلف اقوام کا برکت پانا مقدر تھا اسی کے مقدس ہاتھوں سے اس ملک میں تبلیغ احمدیت کا آغاز ہوا۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۲۵ء میں مکرم مولوی رحمت علی صاحب کو اس ملک کے لئے پہلا مبلغ منتخب فرمایا۔

جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کی برکت سے احمدیت کو اس ملک میں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں ایک مضبوط جماعت قائم ہو گئی۔ اور اب سماٹرا اور جاوا کے قریباً ہر اہم مقام پر ہماری جماعت قائم ہے اور خدا کے فضل سے اکثر جگہوں پر اپنی مساجد یا مشن ہاؤس ہیں۔ جماعت کا اپنا ماہوار رسالہ اسلام عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ ۳۰ کے قریب کتب انڈونیشین [illegible]

KHILAFAT LIBRARY

لجنہ اماء اللہ کے قیام سے دن بدن بہتر ہو رہی ہے اور نوجوانوں میں بھی دن بدن خدمتِ دین کا جذبہ ترقی پذیر ہے۔

خدام الاحمدیہ خدام الاحمدیہ کا قیام اس ملک میں گذشتہ سال عمل میں آیا۔ اور اب تک مختلف مقامات پر اس کی شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔ یہاں کے خدام مستعدی سے کام کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں۔ امسال مجالس خدام الاحمدیہ انڈونیشیا کا ایک بیس روزہ تربیتی و تعلیمی کیمپ عمل میں آیا جو بفضلہ تعالیٰ اچھا کامیاب رہا۔ مختلف مجالس سے ۳۵ خدام نے اس میں شرکت کی۔ لطف کی بات یہ ہے کہ شامل ہونیوالے خدام نے قیام و طعام اور سفر کے جملہ اخراجات کو خود برداشت کیا۔ جو فی الحقیقت خدام کے جذبۂ اخلاص کا آئینہ دار ہے۔ ان شامل ہونیوالوں میں بعض خدام ایسے بھی تھے جنہیں تین تین دن کا سمندری سفر کر کے سماٹرا سے یہاں آنا پڑا۔۔۔ یہاں کے نوجوانوں کا ایک اپنا رسالہ "سینار اسلام" ہے جو عرصہ دراز سے ماہوار شائع ہو رہا ہے۔ جس کے جملہ اخراجات خدام خود ہی برداشت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان نوجوانوں کے جذبہ قربانی میں مزید ترقیات عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد شفیع اشرف

اللہ کی تلوار ہیں ہم لوگ

شیطان سے اب برسرِ پیکار ہیں ہم لوگ
اس دور میں اللہ کی تلوار ہیں ہم لوگ

ہاتھوں میں ہمارے ہے اب اسلام کا جھنڈا
اسلام کے جھنڈے کے وفادار ہیں ہم لوگ

ہونے کو ہے دم بھر میں اُجالا ہی اُجالا
پُر ہول اندھیروں میں ضیاء بار ہیں ہم لوگ

بدلیں گے ہمیں قوم کی تقدیر کا پانسہ
اب گرمیٔ احساس سے بیدار ہیں ہم لوگ

لوٹ آئے گی اب صولتِ اسلام یقیناً
اب صولتِ اسلام کا اظہار ہیں ہم لوگ

کھولیں گے ہمیں وحدتِ اسلام کے پرچم
سالار و سپہ دار و جہاندار ہیں ہم لوگ

ہر بزم میں ہم گائیں گے نصرت کے ترانے
اللہ کے فضلوں کے سزاوار ہیں ہم لوگ

ہے جن کا قلم کاٹ میں تلوار سے بڑھ کر

KHILAFAT LIBRARY

خدام الاحمدیہ

بعض تاریخی واقعات

(مرتبہ سید عبدالباسط صاحب نائب معتمد)

مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی مختصر تاریخ یہ ہے کہ ۳۱ جنوری ۱۹۳۸ء کو قادیان کے دس نوجوانوں کو ایک جگہ بلایا گیا۔ مولوی محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے اس مجلس کے داعی تھے۔

ان نوجوانوں کی فہرست حسب ذیل ہے:-

۱- مولوی قمر الدین صاحب۔
۲- حافظ بشیر احمد صاحب مرحوم۔
۳- مولوی ظہور حسین صاحب۔
۴- مولوی غلام احمد صاحب فرخ
۵- مولوی محمد صدیق صاحب۔
۶- سید احمد علی صاحب۔
۷- حافظ قدرت اللہ صاحب
۸- مولوی محمد یوسف صاحب۔
۹- مولوی محمد احمد صاحب۔
۱۰- چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر

ان نوجوانوں نے احمدیت کی ترقی اور خلافت کی تائید میں کوشاں رہنے کا عزم اور اس کے خلاف اٹھنے والے فتنوں کا مقابلہ کرنے کا عہد کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے مدد و نصرت چاہی۔

چونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے زیر ارشاد ہی اس مجلس کا قیام عمل میں آرہا تھا اس لئے حضور ہی سے مجلس کا نام رکھنے کی درخواست کی گئی۔ حضور نے ۴ فروری ۱۹۳۸ء کو اس تنظیم کو "مجلس خدام الاحمدیہ" کے نام سے موسوم فرمایا۔ فروری اور مارچ کے مہینوں میں قادیان کے مختلف حلقوں میں اس کی شاخیں قائم کر دی گئیں۔ اس دوران میں مجلس کا کام یہ تھا کہ اراکین قرآن و حدیث۔ تاریخ۔ فقہ اور احمدیت و اسلام کے متعلق کتب دینیہ کا مطالعہ کرنے اور احمدیت اور خلافت کے خلاف اٹھنے والے فتنوں کے جواب کے لئے تحقیق و تدقیق کرتے۔ اس وقت شیخ مصری صاحب کا فتنہ برپا تھا چنانچہ اراکین مجلس کی مساعی سے یکے بعد دیگرے دو ٹریکٹ شیخ مصری صاحب کے اشتہاروں کے جواب میں لکھے گئے۔ جو بحمد اللہ مقبول ہوئے۔ ان ٹریکٹوں کے عنوان حسب ذیل تھے:-

پہلا ٹریکٹ:- "شیخ مصری صاحب کا صحیح طریق فیصلہ سے فرار"
دوسرا ٹریکٹ:- "روحانی خلفاء کبھی معزول نہیں ہو سکتے"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خطبہ جمعہ میں ان کے متعلق اس رائے کا اظہار فرمایا:-

"جب مضمون ...... شائع کئے گئے تو وہ نہایت اعلیٰ درجہ کے تھے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ دوسرے مضمونوں سے دوسرے نمبر پر نہیں ہیں" (الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۳۸ء)

اپریل ۱۹۳۸ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسلسل خطبات کے ذریعہ خدام الاحمدیہ کی تحریک عام فرمائی۔ اور باہر کی جماعتوں میں اس مجلس کے قیام کا ارشاد فرمایا۔ اس سے پیشتر مجلس کا کام صرف علمی حد تک تھا۔ مگر پھر اس کا پروگرام مندرجہ ذیل تجویز ہوا:-

۱- اپنے ہاتھ سے روزانہ اجتماعی صورت میں آدھ گھنٹہ کام کرنا۔
۲- درس و تدریس۔
۳- تلقین پابندی نماز۔
۴- بیوگان۔ معذوروں اور مریضوں کی خبر گیری۔
۵- تکفین، تدفین اور تقاریب میں امداد وغیرہ۔

گویا اس وقت مجلس کا عملی پروگرام ہاتھ سے کام۔ خدمت خلق اور پابندی نماز پر مشتمل تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ حضور نے انسداد آوارہ گردی اور فریضہ تبلیغ کی ادائیگی کی طرف متوجہ فرمایا۔ اپریل ۱۹۳۹ء میں حضور نے پھر خدام الاحمدیہ کے متعلق متواتر خطبات فرمائے۔ اور ان میں خدام الاحمدیہ کے پروگرام میں

KHILAFAT LIBRARY

بعض امور کا اضافہ فرمایا۔ چنانچہ اس وقت تک اسی لائحہ عمل کے مطابق کام ہو رہا ہے۔ اس کا مفصل ذکر کتاب "خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں" میں ملاحظہ فرمائیں۔

عہدیداران مرکزیہ پہلے سال کی صدارت کے لئے مولوی قمر الدین صاحب اور سیکرٹری شپ کے لئے مولوی محبوب عالم صاحب خالد کا انتخاب ہؤا۔ اسی سال نومبر میں سیکرٹری شپ کے فرائض مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر کے سپرد ہوئے۔ دوسرے سال کے انتخاب میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے نام صدارت کا قرعہ پڑا۔ اور سیکرٹری مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ہی منتخب ہوئے۔ اور یہ سلسلہ ۱۹۴۴ء تک جاری رہا۔ اس وقت تک صدر اور سیکرٹری کا انتخاب ہؤا کرتا تھا۔ مگر حالات کے پیش نظر مجلس عاملہ مرکزیہ نے فیصلہ کیا کہ صرف صدر کا انتخاب ہؤا کرے اور دوسرے عہدیداران کی طرح سے معتمد (جنرل سیکرٹری) صدر مجلس ہی نامزد کیا کرے۔

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ۴ر فروری ۱۹۳۹ء سے ۲۱ر اکتوبر ۱۹۴۹ء تک ہر سال صدر منتخب ہوتے رہے۔ تا آنکہ سالانہ اجتماع ۱۹۴۹ء پر جو ربوہ میں پہلا اجتماع تھا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے صدارت کے تمام اختیارات خود سنبھال کر صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو اپنا نمائندہ بطور نائب صدر نامزد فرمایا۔

نومبر ۱۹۳۸ء میں ہی مجلس کے لئے دفتر بھی حاصل کر لیا گیا اور بفضلہ تعالیٰ حضور کی توجہات کے نتیجہ میں مارچ ۱۹۳۹ء میں کام اس قدر وسیع ہو گیا۔ کہ مرکزی دفتر کے لئے ایک محرر اور ایک مددگار کارکن پر مشتمل باتنخواہ عملہ رکھا گیا۔

دستور اساسی و قواعد و ضوابط

اس دوران میں مجلس مرکزیہ نے دو مہینہ کی محنت سے اپنا دستور اساسی تیار کیا۔ جسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شرف منظوری عطا فرمایا۔ اور اب مجلس کا نظم و ضبط انہی قواعد کی بنیادوں پر استوار ہے۔ اس دستور اساسی میں گذشتہ سال ایک سب کمیٹی کے ذریعہ بعض اصلاحات کی گئیں۔ جنہیں ۹ر جولائی ۱۹۵۱ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظور فرما لیا۔ اور اس کا نیا ایڈیشن جولائی ۱۹۵۱ء میں ہی شائع ہو کر مجالس کو بھجوا دیا گیا۔

اس دستور اساسی کے لحاظ سے ہر سال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا انتخاب ہوتا ہے۔ بقیہ عہدیداران عاملہ کو صدر منتخب نامزد کرتا ہے۔ ہمارے دستور اساسی کے مطابق صدر کو بروقت کثرت رائے کو رد کرنے کا حق حاصل ہے۔ مجلس کے پروگرام کی جزئیات اسی مجلس عاملہ کے ذریعہ طے ہوتی ہیں۔

(نوٹ) اکتوبر ۱۹۴۹ء سے صدر کے اختیارات خود سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے سنبھال لئے ہیں۔ اس لئے اس وقت نئے صدر کا انتخاب نہیں ہوگا۔ ہاں اگر کسی وقت حضور پھر نئے صدر کا انتخاب فرمانے کا ارشاد فرمائیں تو مندرجہ بالا دستور اساسی کی روشنی میں یہ انتخاب ہوگا۔)

خدام الاحمدیہ کا امتیازی نشان

مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کے امتیاز کے لئے ایک بیج بھی بنوایا۔ یہ بیج ۱۹۳۹ء کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر استعمال کیا گیا جس کی زمین سیاہ ہے۔ اس کے نقوش میں منارۃ المسیح ہے جس کے اوپر ایک جھنڈا لہرا رہا ہے جس پر کلمہ طیبہ مندرج ہے ساتھ ہی ہلال اور ستارے کے نقوش ہیں۔ ہلال کے ساتھ استبقوا الخیرات کے الفاظ ہیں۔ بیج پر رکن مجلس خدام الاحمدیہ بھی لکھا ہؤا ہے۔ یہ بیج اس وقت ہندوستان میں رجسٹرڈ کرالیا گیا تھا۔ مجلس کے دوسرے سال کے آخر تک ۲۵۰۰ کی تعداد میں یہ نشان رکنیت تیار ہو چکا تھا۔

چندہ توسیع مساجد

اپریل ۱۹۳۹ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے

KHILAFAT LIBRARY

مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ کی توسیع کے لئے چندہ کی تحریک فرمائی۔ اور اس کی تکمیل کی سعادت خدام الاحمدیہ کو عطا فرمائی۔ حضور کا ارشاد تھا کہ ہر احمدی فرد سے کم از کم ایک آنہ اور زیادہ سے زیادہ دس روپے چندہ لیا جائے۔ حضور کے ارشاد کے بعد قادیان کی تین دن کے اندر اندر فہرستیں تیار کی گئیں۔ اور ایک معین دن پر چندہ جمع کیا گیا۔ باہر کی تمام مجالس کو بذریعہ خطوط چندہ جمع کرنے کی ہدایت کی گئی۔ بفضل اللہ جو رقم جمع ہو سکی اس کا وہ حصہ جو مجلس خدام الاحمدیہ کی معرفت دفتر محاسب میں جمع ہوا۔ اس کی مقدار ۹ / ۱۲/۵۷۴ تھی۔ اس میں وہ رقم شامل نہیں۔ جو خدام الاحمدیہ کی تحریک پر احباب جماعت نے براہ راست دفتر محاسب میں ارسال کی۔

لوائے خدام الاحمدیہ

جلسہ خلافت جوبلی کی تقریب سعید پر لوائے احمدیت کے بلند کرنیکا فیصلہ اس سے پہلے مجلس مشاورت میں ہو چکا تھا۔ اس موقعہ پر مجلس نے بھی فیصلہ کیا۔ کہ لوائے احمدیت کے ساتھ ساتھ خدام الاحمدیہ کی تنظیم کے نشان کے طور پر لوائے خدام الاحمدیہ بھی بلند کیا جائے۔ جس کے متعلق جملہ مساعی کا سہرا ہماری مجلس کے مخلص اور محنتی رکن ملک عطاء الرحمن صاحب سابق مبلغ فرانس کے سر ہے یہ ایک لمبا مرحلہ تھا جس کی ہر منزل دقت طلب تھی۔ لوائے خدام الاحمدیہ کا ڈیزائن مجلس عاملہ مرکزیہ نے پاس کیا۔ جس کی ڈرائنگ ملک صاحب موصوف نے کی۔ سب سے مشکل معاملہ کپڑے پر دونوں طرف یکساں نقوش چھپوانے کا تھا۔ ہندوستان کے مختلف کپڑا بنانے والے کارخانوں کو لکھا گیا۔ مگر کوئی بھی اس کام کے لئے تیار نہ ہوا۔ آخر ملک صاحب نے لاہور کی ایک فیکٹری میں اپنی ذاتی نگرانی میں یہ کام کرایا۔

لوائے خدام الاحمدیہ ۱۸ فٹ لمبا اور ۹ فٹ چوڑا ہے۔ جس کے ایک تہائی حصہ میں لوائے احمدیت کے نقوش ہیں۔ بقیہ حصہ تیرہ سیاہ و سفید دھاریوں پر مشتمل ہے۔ لہرانے کی تقریب کے لئے ۶۵ فٹ لمبا چیل کے تین درختوں کا ڈنڈا تیار کرایا گیا۔ اور اس کو بھی سیاہ و سفید دھاریوں سے روغن کیا گیا۔ کپڑے اور ڈنڈے پر کل خرچ نوسے روپے ہوا۔ لوائے خدام الاحمدیہ کیلئے جلسہ سالانہ کی سٹیج کے بائیں طرف لوائے احمدیت سے ذرا پیچھے ہٹ کر پلیٹ فارم تیار کرایا گیا۔ تاریخ عالم انشاء اللہ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۹ء کے نہایت ہی اہم دن کو کبھی فراموش نہ کریگی۔ جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت کے لہرانے کی رسم ادا فرمائی۔

مومنوں کی پاکیزہ جماعت نے اس دن کامل یقین اور پوری بصیرت کے ساتھ محسوس کیا کہ وہ مقدس پیغام جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ خدائے قدوس نے صفحۂ ارض پر نازل کیا تھا۔ آج اس کی عالمگیر فتح کی بنیادیں رکھدی گئی ہیں۔ اس دن ہر احمدی کا دل مسرت و انبساط سے اچھل رہا تھا۔ کہ لوائے احمدیت کی بلندی جماعت احمدیہ کے شاندار مستقبل کی ابتداء کے مترادف تھی۔

اس وقت ہر احمدی نے عزم کیا۔ کہ وہ اس علم کی ہر رنگ میں حفاظت کریگا۔ اور اب سے جماعت کا قدم اس مقدس اور بلند ترین علم کے نیچے ترقی کی طرف ہی بڑھیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

نوجوانان احمدیت کے محبوب و مقدس رہنما حضرت سیدنا فضل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت کے بعد لوائے خدام الاحمدیہ کے بلند کرنے اور لہرانے کی رسم ادا فرمائی۔ خدام الاحمدیہ بھی ایک ایسی تنظیم ہے جو امٹ ہے جو احمدیت کے ساتھ ساتھ انشاء اللہ قائم رہے گی۔ اور نوجوانوں کو ہمیشہ ہی نظام و اطاعت۔ ایثار و استقلال۔ مکارم اخلاق اور ادائیگی حقوق اللہ اور حقوق العباد کا سبق دیتی رہیگی۔ اس موقعہ پر خدام الاحمدیہ نے بھی ایک عہد دہرایا۔ جس کا مسودہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے تیار فرمایا۔ اور جسے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے کچھ ایزادی کے ساتھ منظور فرمایا۔ مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر کو اس عہد کے دہرانے کا شرف حاصل ہوا جس کے ساتھ ساتھ تمام اراکین بھی اس کے الفاظ دہراتے گئے اسکی عبارت حسب ذیل تھی۔

KHILAFAT LIBRARY

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ قومی اور ملی مفاد کی خاطر اپنی جان مال اور عزت کی پرواہ نہیں کرونگا۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جان مال اور عزت کو قربان کر دونگا اور اس صداقت کی عزت کو قائم رکھونگا جس کے ظاہری نشان کے طور پر یہ جھنڈا اس وقت حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نصب کر رہے ہیں۔ اور جو علامت ہے ان تمام نیکیوں کی جو احمدیت دنیا میں رائج و راسخ کرنا چاہتی ہے۔ اور جو نشان ہے ان تمام خوبیوں کا جو حضور "خدام الاحمدیہ" میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اور میں ہر ممکن کوشش کرونگا کہ یہ جھنڈا سب دنیا کے جھنڈوں سے اوپر لہراتا رہے اور کبھی اسے شکست نہ دیکھنی پڑے۔"

انشاء اللہ تعالیٰ اراکین خدام الاحمدیہ اس عہد نامہ کے ہر لفظ پر عامل ہونگے۔ اور خدا کے فضل و نصرت کے ماتحت اس نہایت ہی مقدس و اہم عہد کی لاج رکھیں گے۔ اے خدا تو ہمیں توفیق دے۔ آمین۔

حفاظت لوائے احمدیت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت اور لوائے خدام الاحمدیہ لہرانے کے بعد یہ اعلان فرمایا۔ کہ دوسرے دن نماز جمعہ تک خدام الاحمدیہ اس کی حفاظت کریں۔ اور ہر وقت کم از کم بارہ خدام اس کے پہرہ پر رہیں۔ پہلے گروہ کے انتخاب کے لئے حضور نے مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر کو ارشاد فرمایا۔ چنانچہ حسب ذیل اراکین کا تقرر لوائے احمدیت کے پہلے محافظین کے طور پر ہوا:۔

۱۔ مرزا منصور احمد صاحب۔ ۴۔ میاں عباس احمد خانصاحب
۲۔ مرزا داؤد احمد صاحب۔ ۵۔ سیٹھ محمد اعظم صاحب۔
۳۔ مرزا منور احمد صاحب۔ ۶۔ سیٹھ معین الدین صاحب۔
۷۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ۔ ۱۲۔ ملک عمر علی صاحب۔
۸۔ سعید احمد صاحب فاروقی۔ ۱۳۔ چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر
۹۔ مولوی ولی محمد صاحب۔ ۱۴۔ مولوی عبد الکریم صاحب شرما
۱۰۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز ۱۵۔ مولوی محبوب عالم صاحب خالد
۱۱۔ شیخ ناصر احمد صاحب۔ ۱۶۔ حافظ قدرت اللہ صاحب

(نوٹ:۔ ان کے علاوہ ایک دو نام اور بھی بولے گئے۔ مگر افسوس ہے کہ ان کا ریکارڈ دفتر میں محفوظ نہیں۔)

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس اور چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر جنرل سیکرٹری نے پہرہ کی نگرانی کی۔ اس کے بعد اراکین کا انتخاب کرکے ہر چار گھنٹے کے لئے علیحدہ علیحدہ گروپ بنا دیئے گئے۔ اس پہرہ کے دوران میں ایک وقت ایسا بھی آیا جب لوائے احمدیت کے اردگرد پہرہ دینے والے محافظین سب کے سب خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درخشندہ و تابندہ گوہر تھے جن کی فہرست حسب ذیل ہے:۔

۱۔ مرزا مبارک احمد صاحب۔ ۷۔ مرزا مجید احمد صاحب۔
۲۔ مرزا منور احمد صاحب۔ ۸۔ مرزا اظفر احمد صاحب۔
۳۔ مرزا مظفر احمد صاحب۔ ۹۔ مرزا منصور احمد صاحب۔
۴۔ مرزا حمید احمد صاحب۔ ۱۰۔ میاں مسعود احمد خانصاحب
۵۔ مرزا حنیف احمد صاحب۔ ۱۱۔ میاں عباس احمد خانصاحب
۶۔ مرزا مبشر احمد صاحب۔ ۱۲۔ مرزا مبارک احمد صاحب ابن مرزا عزیز احمد صاحب

نگران:۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ

صاحبزادگان کی اس فہرست میں مرزا داؤد احمد صاحب اور میاں محمد احمد خانصاحب کا نام نہیں ہے کیونکہ بارہ کی تعداد پوری ہو چکی تھی۔ مگر وہ اور دوسرے صاحبزادگان دوسرے اوقات میں بھی پہرہ دیتے رہے۔ بلکہ پہرہ کے شروع سے لیکر آخر تک خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی نہ کوئی فرد محافظین کی قیادت کے فرائض ادا کرتا رہا۔ یہ گویا اس امر سے عبارت تھا کہ وہ مقدس بار امانت جو ابنائے فارس کے سپرد کیا گیا ہے انشاء اللہ وہ اس کے پوری طرح حامل رہینگے

KHILAFAT LIBRARY

ہاں وہی خزینہ ایمان و عرفان جو حضرت مسیح موعود علیہ السّلام ثریا سے لائے تھے۔ یہ اس کے محافظین ہیں اور قیامت تک اس نعمتِ ایمان کو صفحۂ ارض پر بتوفیق ایزدی قائم و راسخ رکھیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

دوسرے دن نماز جمعہ کے بعد لوائے احمدیت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت صدر انجمن کے دو ناظروں (خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال اور سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ) کے سپرد کرکے رسید لے لی گئی۔ جو حضور کی خدمت میں اسی دن مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر نے پیش کی۔ حضور نے فرمایا۔ میں نے دیکھ لی ہے۔ اب دفتر خدام الاحمدیہ میں بطور سند رکھ لی جائے۔ رسید کی عبارت حسب ذیل ہے:۔

(اصل رسید اب تک محفوظ دفتر میں موجود ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آج بروز جمعہ بتاریخ ۲۹ ردسمبر ۱۹۳۹ء م ۲۹ رماہ فتح ۱۳۱۸ ہجری شمسی ہم نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن کے مطابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ سے لوائے احمدیت تین بجکر پینتیس منٹ پہ وصول پایا۔

دستخط (سید) زین العابدین (ولی اللہ شاہ)
ناظر امور عامہ
ہش ۱۳۱۸ / ۲۲ / ۲۹

دستخط (خانصاحب) فرزند علی عفی عنہ
ہش ۱۳۱۸ / ۱۲ / ۲۹

کاتب:۔ محمد اعظم حیدر آباد دکن۔

پیر فرتوت

مری قوم کے نوجوانوں سے کہدو
جوانو! جوانی کی قیمت کو سمجھو
بڑھاپے کو منظور کرنے سے پہلے
جوانی میں کچھ کام کرکے دکھا دو
اُٹھو قوم و ملّت کی خاطر اٹھو تم
جوانی میں تیزی سے آگے بڑھو تم
جواں آرزوؤں کا دامن سنبھالے
جواں ولولوں کے سہارے چلو تم
وگرنہ زمانہ نہ چھوڑے گا تم کو!
ہماری طرح وہ جھنجھوڑے گا تم کو

آپ کی رائے

خالد کے قارئین کی رائے ہمارے نزدیک بہت قیمتی ہے۔ آپ ہمیں اپنے مفید مشوروں سے ضرور نوازیئے۔

خالد کے بارے میں ہم آپ کی
- ہر تجویز کا خیر مقدم کریں گے۔
- ہر رائے کا احترام کریں گے۔
- ہر تنقید کو برداشت کریں گے

خالد کے کالم آپ سب کے لئے کھلے ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

ربوہ کی ڈائری

(ڈائری نویس کے قلم سے)

صرف ایک مہینہ کی غیرحاضری کے بعد "ڈائری نویس" جب ربوہ پہنچا تو اس کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ مکانات بڑی سرعت سے تعمیر ہو رہے تھے اور خلا بڑی تیزی سے پُر ہو رہا تھا۔ بیسیوں نئے چہرے اُسے ایسے ملے جن سے وہ نا آشنا تھا اور درجنوں مکانوں کی صورت اس نے پہلی بار دیکھی۔ چنانچہ اسی کا نتیجہ ہے کہ اب ہمارا سالانہ اجتماع بھی اپنی پرانی جگہ کو چھوڑ کر کسی اور جگہ منعقد ہو رہا ہے۔ "ڈائری نویس" کا وجدان جب آج سے چار سال پیچھے زقند لگاتا ہے تو ایک ویران اور لق و دق صحرا اور ایک وسیع اور عریض کلراٹھی دھرتی اس کی نگاہوں کے سامنے آجاتی ہے۔ جہاں پانی کی ایک بوند تلاش کرنا بھی جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔ لیکن آج

جاتے ہوئے حضور کی نقد بر نے جناب
پاؤں کے نیچے سے مرے پانی بہا دیا

کی تصویر ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ میٹھے اور ستھرے پانی کے نل اپنی پوری طاقت سے ربوہ والوں کو سیراب کر رہے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی نالیوں میں بہتا ہوا صاف اور شفاف پانی یوں نظر آتا ہے جیسے سنار کی کٹھالیوں میں پگھلی ہوئی چاندی۔ موٹر سے اترنے والے مسافر کو مرکزی سڑکوں کے دو رویہ ہرے بھرے درختوں کی قطاریں اپنے چکنے چکنے پتوں پر ہلکی ہلکی گرد ہونے کے باوجود ایک عجیب دعوت نظارہ دیتی ہیں۔ "ہزارہا شجر سایہ دار راہ میں ہے" تو شاید ابھی ان پر صادق نہ آسکے۔ البتہ سینکڑوں شجر سایہ دار ضرور ہیں۔ جو اپنے تھوڑے تھوڑے پھیلاؤ کے باوجود بھی مسافر نوازی کے لئے تیار ہیں۔

---

۱۸ ستمبر کی صبح کو چھ بجکر چھ منٹ پر چناب ایکسپریس ہمارے ایک اور مجاہد بھائی کو ربوہ سے لیکر کراچی روانہ ہوگئی یہ تھے مولوی مبارک احمد صاحب ساقی جنہوں نے اسی سال جامعۃ المبشرین سے شاہد کی ڈگری لی ہے۔ اور اب اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے نائیجیریا تشریف لے جا رہے ہیں۔

ساقی صاحب کو یہ بجا فخر ہے کہ وہ جامعۃ المبشرین سے فارغ ہونے والے نوجوانوں میں سے پہلے مجاہد ہیں جنہیں خدا تعالیٰ نے بیرونی ملک میں تبلیغ کے لئے جانے کا موقعہ عطا فرمایا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

وجیہہ اور بارعب چہرے والا شبیر احمد خان جو عمر کی ۳۸ ویں منزل پر بھی مونچھوں میں خم نہیں آنے دیتا۔ سالار مسلم لیگ کی حیثیت سے جب اپنی بلند آواز میں اٹین شن کہتا ہے تو رضاکاروں کی رگ رگ تن جاتی ہے اور آگے نکلی ہوئی چھاتی اور اونچی گردن سے ہر مجاہد اپنے آپ کو دنیا کی ہر شے پر چھایا ہوا تصور کرتا ہے۔

۱۹ ستمبر کو وزیر اعلیٰ پنجاب کے سامنے لدھیانہ میں شبیر احمد خان نے ربوہ کے رضاکاروں کے ساتھ اے۔ آر۔ پی کا جوشاندار مظاہرہ کیا وہ اپنی مثال آپ تھا۔ سفید نیکریں اور خاکی قمیصیں پہنے ہوئے نوجوانوں نے جب پی۔ ٹی کے کرتب دکھانے شروع کئے تو ایک طرف فضا تالیوں سے گونج رہی تھی اور دوسری طرف نعرہ ہائے تکبیر بلند ہو رہے تھے۔

مصنوعی حملہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے رضاکاروں نے جب بم پھینکے تو "ڈائری نویس" کی آنکھوں کے سامنے خاکی وردیوں میں ملبوس پولیس کے دو ہیڈ سپاہی ڈر کے مارے بھاگ رہے تھے۔ اور چند گزوں کے بعد وہ رُکے تو ان کے چہروں پر کھسیانی سی ہنسی تھی۔

KHILAFAT LIBRARY

سیلون سے نکلنے والے ماہوار اخبار "اسلامک سن" کے نائب ایڈیٹر، "اسلام اینڈ کمیونزم" کے مصنف۔ انگریزی، تامل اور برمی زبان بولنے والے، چھ بچوں کے باپ۔ برما کے ایک مخلص گھرانے کے سپوت۔ اسماعیل صاحب گذشتہ دنوں برما سے ربوہ تشریف لائے۔ کل جب ڈائری نویس کو ان سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ تو انہوں نے بتایا کہ وہ "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" (انگریزی) کو پچاس سے زیادہ دفعہ پڑھ چکے ہیں۔ ۱۹۳۳ء میں کشتی نوح کو پڑھکر ان کو احمدیت میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ سلسلہ کا انگریزی لٹریچر وہ قریبًا قریبًا دیکھ چکے ہیں۔ اب اردو زبان اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کے لئے یہاں پہنچے ہیں۔ شوق اور عزم کا یہ عالم ہے کہ پچھلے دنوں سعید نے ان کے ایک سوال کے جواب میں جب یہ کہا کہ اس نے "ازالہ اوہام" ابھی صرف دو بار ہی پڑھا ہے۔ تو وہ چونک اٹھے اور کہنے لگے وہ شخص عالم ہو کیسے سکتا ہے جو ازالہ اوہام کو کم از کم سو بار نہ پڑھے "لگی بی اردو" بڑے شوق سے بولتے ہیں۔ بات کرتے ہیں تو سننے والا سمجھتا ہے کہ شاید جھجک محسوس کر رہے ہیں۔ لیکن نہیں وہ دراصل تول تول کر بول رہے ہوتے ہیں۔ روشن اور چمکیلی آنکھوں۔ کشادہ پیشانی اور سانولے خوش چہرے سے جب ان کا جائزہ لیا جائے تو وہ زیرک محنتی اور ان تھک کارکن معلوم ہوتے ہیں۔

آج "ڈائری نویس" جب بیرونی ممالک سے آئے ہوئے طلبہ کے ہوسٹل میں گیا۔ تو اسے اپنے دو ننھے بھائیوں سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ ۱۷ سال اور ۱۵ سال اور پانچ پانچ ماہ کی عمر کے یہ لمبے قد اور گھنگھریالے بالوں والے نوجوان "برٹش سمالی لینڈ" کے دار الخلافہ "بربرہ" سے تعلیم کے لئے یہاں آئے ہیں۔ عدن سے آئے ہوئے ایک دبلے پتلے لیکن بلا کے ذہین نوجوان محمود شیوطی نے ان کا تعارف کراتے ہوئے بتایا۔ کہ ان کے نام عبد اللہ ابو بکر اور سعید عبد اللہ ہیں۔ عبد اللہ ابو بکر نے "ڈائری نویس" کے ایک سوال کے جواب میں اپنی چمکتی ہوئی آنکھوں کو گردش میں لاتے ہوئے کہا "ہمیں یہ تعلیمی ماحول نہایت پسند آیا ہے۔ یہاں کے رہنے والے بہت ہی اچھے ہیں۔" گاہ عربی اور گاہ انگریزی بولنے والے یہ نوجوان فی الحال تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخل ہو کر میٹرک کا امتحان پاس کریں گے۔

فریضۂ تبلیغ کے متعلق احکامات

جو ہر خادم کے ذہن نشین رہنے چاہئیں

(مرتبہ چوہدری شبیر احمد صاحب بی۔اے مہتمم تبلیغ مجلس مرکزیہ)

۱۔ ارشاد باری تعالیٰ

اُدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ...... (سورۃ نحل ع۱۶)

۲۔ ارشادِ نبوی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کسی کو ہدایت کی طرف بلا دے اس شخص کو تمام ان لوگوں کے برابر ثواب ہوگا جو اس کی پیروی کریں گے۔ (مسلم)

۳۔ ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئیگا انجام کار
(درثمین)

۴۔ ارشاد المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود

عسر ہو یسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو بند مگر دعوت اسلام نہ ہو
(کلام محمود)

KHILAFAT LIBRARY

"زمین کے کناروں تک"

حسن محمد خاں بی۔اے

آج دنیا کے چھبیس ممالک میں علمِ اسلام بلند کرنے کے لئے ستر سے زائد پاکستانی مجاہدین اور متعدد مقامی مبلغین عیسائیت اور دیگر مذاہب کے خلاف نبرد آزما ہیں۔ ان کالموں میں "خالد" کے قارئین ان مجاہدین اسلام کی طرف سے آمدہ اطلاعات وکوائف کا خلاصہ ملاحظہ فرمایا کریں گے۔ اس سے آپ کو ان کی مشکلات کا احساس اور ان کی کامرانیوں کا علم ہوسکیگا اور بہت ممکن ہے کہ آپ کی دعائیں ان کے حق میں تیز تر ہو جائیں۔ (ادارہ)

مشرقی افریقہ:- یہ وسیع و عریض ملک اس وقت تین حصوں پر مشتمل ہے۔ یوگنڈا۔ ٹانگانیکا اور کینیا یہاں کے رئیس التبلیغ جناب شیخ مبارک احمد صاحب ہیں۔ جن کی نگرانی میں یہاں کی جماعت نے ایک بہت بڑے کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ قرآن مجید کا ترجمہ اور اس کی تفسیر سواحیلی زبان میں مکمل کر لی گئی ہے اور اب اسے دس ہزار کی تعداد میں شائع کیا جارہا ہے۔ اس کے عربی متن کے بلاک بنوا کر مکمل کر لئے گئے ہیں سواحیلی ترجمہ کی کمپوزنگ مکمل ہو چکی ہے۔ اور اب اس کی اشاعت قریباً آخری مراحل پر ہے مستقبل قریب میں آپ انشاء اللہ اس کی تکمیل کی خبر بھی ملاحظہ فرمالیں گے۔

اس علاقہ میں بولی جانے والی مختلف زبانوں میں سے ایک زبان "لوڈ" بھی ہے۔ اس زبان کے بولنے والوں کے لئے ایک ہفتہ وار پرچہ شائع کیا گیا ہے۔

محترم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر قریباً چھ سال کی تبلیغی جدوجہد کے بعد مرکز میں واپس تشریف لائے ہیں۔

مغربی افریقہ:- یہاں جماعت احمدیہ کے تین مشن ہیں جو نہایت تندہی سے عیسائیت اور دیگر مذاہب کے مقابلہ پر سینہ سپر ہیں۔ یہ مشن اپنا خرچ خود مہیا کرتے ہیں۔ محترم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر گولڈ کوسٹ میں رئیس التبلیغ ہیں۔ اس علاقہ میں انہوں نے

جاری کر رکھی ہے۔ ان کے معاون جناب مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم نے اپنے علاقہ میں منجملہ دیگر تبلیغی فرائض کی ادائیگی کے ایک ایسے مجمع میں احمدیت کا لٹریچر تقسیم کیا جسے ایک امریکن پادری عیسائیت کی تعلیم دینے میں ہمہ تن مصروف تھا۔

محترم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے کماسی میں درس القرآن کی ایک کلاس کھول رکھی ہے جہاں روزانہ ڈیڑھ گھنٹہ تک درس القرآن کا سلسلہ جاری رہتا ہے ایک جلسہ میں بشیر صاحب نے وفاتِ مسیح کی حقیقت بیان فرمائی۔

ان دنوں مغربی افریقہ سے جناب مولوی محمد عثمان صاحب۔ مولوی محمد اسحاق صاحب صوفی۔ اور مولوی محمد صدیق صاحب تشریف لائے ہیں۔

سنگاپور:- یہاں جناب مولوی محمد صادق صاحب تبلیغ اسلام کے فریضے کو ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے ایک خط میں ملایا کے ایک لمبے دورے کا ذکر کیا ہے۔ اس دورہ میں آپ نے مختلف ریاستوں کے مذہبی علماء مساجد کے اماموں۔ مفتیوں۔ قاضیوں اور بعض سلاطین سے ملاقات کی۔ اور ان سب کو پیغام حق پہنچایا۔ بعض سے مناظرات اور مباحثات بھی کئے۔ کئی طلبہ سے بھی طویل گفتگو ہوئی ایک دوست بیعت کر کے سلسلہ میں شامل ہوئے۔ الحمد للہ۔

"ارکان ایمان اور انکی وضاحت" نامی ایک کتاب محترم

KHILAFAT LIBRARY

ہماری مساعی

خالد کے یہ صفحات صرف اس غرض کیلئے مخصوص کئے گئے ہیں کہ ان میں مختلف مجالس کی مساعی کا مختصر حال درج کیا جائے تا ایک طرف کام کرنے والی مجالس کی حوصلہ افزائی ہو تو دوسری طرف سست مجالس بھی اس طرف متوجہ ہوں۔ اس کے لئے سردست آپ کے سامنے دو مجالس کی مختصر رپورٹ پیش کی جاتی ہے آپ بھی کوشش کریں۔ کہ آپکی مجلس کے کام کی رپورٹ اس میں آسکے۔ رپورٹ معین ہو۔ اور اعداد و شمار درج ہوں۔ کام کی نوعیت اور اس کی مقدار اور اس کا نتیجہ واضح ہو۔

آئندہ شمارہ میں صرف ان مجالس کی رپورٹیں درج ہوسکینگی جو پرچہ مرتب ہونے سے قبل مرکز میں پہنچ جائینگی آپ بھی کوشش کیجئے۔

کراچی:۔ ماہ اگست ۵۲ء:۔ چندہ مجلس اور چندہ اجتماع کی فراہمی کے لئے حلقہ جات کا دورہ کیا۔ دس بیکاروں کو کام دلوایا گیا۔ اور بستیں کیلئے کوشش کی گئی۔ تمام مراکز میں نماز باجماعت باقاعدگی سے ادا کی جاتی رہی نفلی روزے بھی رکھوائے گئے۔ "المصلح" کا "ازالہ شر نمبر" ۷۰۰ کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ غیر از جماعت احباب میں الفضل اور المصلح تقسیم کیا گیا۔ ۱۵۰۰ پوسٹر شائع کئے گئے جن میں جماعت کے عقائد کو صحیح رنگ میں احباب کے سامنے رکھا گیا۔ ہفتہ وار مذاکرہ علمیہ میں غیر احمدی احباب بھی شامل ہوتے رہے۔ تقریباً ۵۰۰ کی تعداد میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اطفال کی تنظیم مکمل ہو چکی ہے۔ چار یا پانچ مرتبہ تمام شہر میں پوسٹر چسپاں کئے گئے جن میں ۱۵۰ خدام نے حصہ لیا۔

ربوہ ستمبر ۵۲ء:۔ ربوہ کے مختلف حلقہ جات پہلے براہ راست مرکز کے ماتحت تھے۔ لیکن حضور کی ہدایت کے ماتحت اب انہیں علیحدہ قیادت میں تبدیل کر دیا گیا ہے عرصہ زیر رپورٹ میں قیادت ربوہ کے سپرد سب سے اہم کام تھا یعنی حفاظت ربوہ۔ خدام نہایت باقاعدگی کے ساتھ اپنے مفوضہ فرائض کی ادائیگی میں شب و روز مصروف رہے۔

اسی دوران میں محترم وزیر اعلیٰ صوبہ پنجاب ضلع جھنگ کے دورہ کیلئے نگھیانہ تشریف لے گئے اس موقعہ پر رضاکاروں کی ایک ریلی ہوئی جس میں ربوہ کے رضاکاران نے خاص حصہ لیا۔ اور پریڈ کے علاوہ اے۔ آر۔ پی کا شاندار مظاہرہ کر کے غیروں سے بھی خراج تحسین وصول کیا۔ اس مظاہرہ کو ترتیب دینے کا کام مکرم شبیر احمد خان صاحب کے سپرد تھا۔ جنہوں نے پوری مستعدی سے صرف چار یا پانچ دن میں رضاکاروں کو تیار کیا۔ مقابلہ میں رضاکاران ربوہ کی ٹیم ضلع بھر میں اوّل قرار دی گئی۔ اور ایک شاندار "انعامی کپ" حاصل کیا۔ رائفل کلب کے مقام پر ایک دفتر مکمل بنایا گیا۔

مرکز:۔ مرکزی دفتر کی عمارت کا ایک حصہ مکمل ہو چکا ہے اور اس کی چاردیواری بھی تیار ہے۔ صرف گیٹ لگنا باقی ہے جو انشاء اللہ چند روز کے اندر اندر تکمیل کو پہنچ جائیگا۔ چودہ روزہ تربیتی کورس اس مرتبہ احاطہ دفتر خدام الاحمدیہ میں ہی ہوگا۔

ربوہ روئنگ کلب کو دریا میں طغیانی کی وجہ سے بند کر دیا گیا تھا اب پانی اتر جانے پر ستمبر سے دوبارہ جاری کر دیا گیا ہے۔ اس وقت خدام الاحمدیہ کی دو کشتیاں موجود ہیں۔ ان کی دیکھ بھال کیلئے ایک ملّاح ملازم ہے۔ ممبران روئنگ کلب دریا پر جا کر کشتی رانی کی مشق کرتے ہیں۔ کلب کا چندہ نہایت مختصر ہے یعنی آٹھ آنے فیس داخلہ اور چار آنہ چندہ ماہانہ۔ اس کی رکنیت ایک سال کے لئے ہوتی ہے سال ختم ہونے پر تجدید کرانی پڑتی ہے۔ ربوہ روئنگ کلب باقاعدہ طور پر پنجاب روئنگ ایسوسی ایشن سے ملحق ہے۔

مجالس کے دورے:۔ ماہ ستمبر میں ہنگامی پیدا شدہ حالات کا جائزہ لینے کے لئے تحصیل سمندری کی مجالس اور جماعتوں کا دورہ کرایا گیا۔ اور مقامی احباب کی مشکلات کو دور کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس عرصہ میں ضلع سرگودھا اور تحصیل سمندری ضلع لائل پور کی ۲۹ مجالس کا دورہ کیا گیا۔

(نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

KHILAFAT LIBRARY

آئندہ سالانہ اجتماع کے متعلق

جملہ قائدین مجالس کو معلوم ہے کہ ہمارا آئندہ سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ۳۰-۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۵۲ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے اجتماع کے انعقاد میں بہت کم وقت رہ گیا ہے۔ اجتماع سے متعلق مجالس سے کچھ معلومات منگوائی گئی تھیں۔ اس بارہ میں بہت کم مجالس نے توجہ کی ہے۔ چونکہ رسالہ خالد ہر مجلس میں جائے گا۔ اس لئے اس کے ذریعہ ایک مرتبہ پھر مجالس سے درخواست ہے کہ ذیل کے امور کے متعلق بہت جلد مرکز میں اطلاع دیں:۔

۱۔ شوریٰ میں شمولیت صرف مجالس کے نمائندگان کر سکتے ہیں ہر مجلس اپنے ممبران کی کل تعداد پر ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوا سکتی ہے۔ مجالس اس کے مطابق نمائندگان کا انتخاب کرکے ان کے ناموں سے دفتر کو اطلاع دیں۔ اور اجتماع کے موقعہ پر ایک تعارف نامہ ان نمائندگان کے پاس ایسا ہو جس سے دفتر کو معلوم ہو سکے کہ جن ناموں کی پہلے اطلاع دی گئی ہے وہ یہی خدام ہیں۔

۲۔ نمائندگان کے علاوہ اجتماع میں شامل ہونے والے دوسرے خدام کی تعداد سے بھی جلد تر دفتر کو اطلاع دی جانی ضروری ہے تاکہ انتظام میں سہولت رہے۔

۳۔ شوریٰ کا ایجنڈا عنقریب مجالس کو بھجوا دیا جائیگا۔ اس بارہ میں یہ امر خاص طور پر مد نظر رہے۔ کہ جس مجلس کی طرف سے کوئی تجویز ایجنڈے میں درج ہے اس کے نمائندگان کا آنا ضروری ہے۔ تا وہ اگر ضرورت پڑے تو اپنی تجویز کی وضاحت کر سکے بصورت دیگر وہ تجویز پیش نہ ہوگی۔

۴۔ ورزشی مقابلے۔ اس مرتبہ مندرجہ ذیل ورزشی مقابلے ہونگے۔

اجتماعی:۔ کبڈی۔ رسہ کشی (اگر رسہ مل گیا)

انفرادی:۔ کشتی۔ کلائی پکڑنا۔ گولہ پھینکنا۔ ۱۰۰ گز۔ ۴۴۰ گز اور ایک میل کی دوڑ ۔۔۔ معائنہ رسائی مشاہدہ و معائنہ، ذہانت و

عام معلومات کا پرچہ۔

مجالس ان میں شمولیت کے لئے خدام کو تیار کریں۔ اور ان کے ناموں سے ۱۵ اکتوبر ۵۲ء تک دفتر مرکزیہ کو اطلاع دیں۔

۵۔ علمی مقابلے:۔ مندرجہ ذیل مقابلے ہوں گے:۔

ا۔ عام دینی اور دوسری معلومات کا مقابلہ۔

ب۔ تقریر کا مقابلہ

ج۔ مضمون نگاری کا مقابلہ

} عنوانات پہلے شائع کئے جا چکے ہیں۔

د۔ حفظ قرآن کریم کا مقابلہ۔

ﮦ۔ ترجمہ قرآن کریم کا مقابلہ

و۔ احادیث کے مطالعہ کا مقابلہ

ز۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ کا مقابلہ۔

ان مقابلوں کے لئے تفصیلات سے بذریعہ سرکلر لیٹرز اور بذریعہ الفضل اور المصلح اطلاع دی جا چکی ہے۔ ان مقابلوں میں شامل ہونے والے خدام کے نام بھی ۱۵ اکتوبر تک دفتر میں پہنچ جانے ضروری ہیں۔

۶۔ اجتماع پر آنے والے خدام اپنے خیموں کے لئے ضروری سامان ہمراہ لائیں۔ وقت کی قلت کے پیش نظر یہاں انتظام مشکل ہوگا۔

۷۔ قائدین اس امر کا اچھی طرح اعلان کر دیں کہ اس مرتبہ سالانہ اجتماع ۳۰ اکتوبر کو صبح آٹھ بجے سے شروع ہو جائیگا پس بیرونجات سے آنے والے ممبران پوری کوشش کریں کہ وہ ۲۹ اکتوبر ۵۲ء کی رات تک ربوہ پہنچ جائیں۔ ۳۰ اکتوبر ۵۲ء صبح آٹھ بجے تک وہ اپنے خیمے مکمل کر لیں۔ آٹھ بجے صبح افتتاح ہوگا۔ پس باہر سے آنے والے خدام ان اوقات کو ملحوظ رکھیں۔

۹۔ بجٹ:۔ ہر سال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر شوریٰ میں

KHILAFAT LIBRARY

مجلس مرکزیہ کے آئندہ سال کے آمد و خرچ کا تخمینہ بغرض منظوری پیش ہوتا ہے ۔ مرکز کی یہ کوشش ہوتی ہے ۔ کہ بجٹ قبل از وقت تیار کر کے مجالس کو بھجوا دے تا مجالس اس پر غور کر سکیں ۔ اس سال بھی مئی میں بجٹ فارم مجالس کو بھجوائے گئے تھے لیکن تاحال بہت ہی کم مجالس نے اپنے بجٹ مرتب کر کے اطلاع دی ہے بقیہ مجالس اس بارہ میں فوری توجہ کریں ۔ اور بہت جلد اپنے بجٹ مرتب کر کے مرکز میں بھجوا دیں ۔ جن مجالس کی طرف سے نئے بجٹ نہیں آئیں گے ان کے سابقہ بجٹ پر ہی نیا تخمینہ مرتب کرنا پڑیگا پس مجالس بعد میں شکوہ نہ کریں ۔

۱۰ ۔ چندہ سالانہ اجتماع :۔ سب سے اہم چیز چندہ سالانہ اجتماع کی وصولی اور ترسیل ہے ۔ اس وقت گندم اور دوسری اشیاء بہت گراں ہو چکی ہیں ۔ اور ہو رہی ہیں ۔ مجالس اگر چندہ اجتماع ساتھ ساتھ بھجواتی رہتیں تو مرکز کو سستے دنوں میں سامان خریدنے میں آسانی رہتی ۔ اب مشکل پیش آ رہی ہے پس مجالس اب بھی توجہ کریں ۔ اور فوری طور پر چندہ اجتماع وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں اس میں تاخیر سخت نقصان کا موجب ہوگی ۔ پس چندہ کی رقم فوری طور پر مرکز میں ساتھ ساتھ بھجواتے رہیں ۔

۱۱ ۔ اجتماع کے موقعہ پر بیرونی مجالس سے آنیوالے نمائندے اپنی اپنی مجالس کی رسید بکیں اور چندے کے آمد و خرچ کا حساب اور کارگزاری کی رپورٹیں لیتے آئیں ۔ تا رسید بکیں اور حسابات کی یہاں پڑتال کی جا سکے ۔ اجتماع سے فارغ ہونے پر یہ رسید بکیں اور حسابات واپس کر دیئے جائیں گے ۔

۱۲ ۔ یہ بات بھی خاص طور پر مد نظر رکھی جائے کہ اجتماع پر آنیوالے نمائندے یا دوسرے اراکین مقامی مجلس کے حالات سے پوری طرح باخبر ہوں تا اگر کسی قسم کی معلومات کی ضرورت ہو تو وہ بتا سکیں ۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو ہمارے لئے ہر طرح بابرکت کرے ۔ اور جن نیک مقاصد کے لئے اجتماع کا انعقاد کیا جاتا ہے ۔ انہیں صحیح رنگ میں پورا کرنے کی توفیق دے ۔ آمین ۔ والسلام

سید عبدالباسط
نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۔ ربوہ

"خالد" کو ضرورت ہے

★ آپ کی قلمی اعانت کی ۔

★ مخلصانہ مشوروں کی ۔

★ مالی امداد کی

ادارہ

یہ مصلح موعود کا مبارک زمانہ ہے

ہر احمدی کو چست ہونا چاہیئے ۔ وہ جہاں کہیں ہو وہاں کے تعلیم یافتہ لوگوں اور لائبریریوں کے پتے روانہ کرے ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے :

عبداللہ الہ دین سکندر آباد ۔ دکن

قدرت کی ستم ظریفی :۔

ایک امریکن لیوی ہوکنز سات سال سے گم تھا پولیس نے اسکی تلاش میں ناکام رہنے کے بعد اُسے قانون کی نظر میں مردہ قرار دیدیا ۔ سات سال بعد جب ہوکنز اپنے گھر واپس آیا ۔ تو اسے پتہ چلا کہ مُردہ قرار دیئے جانے پر وہ اپنی ساری جائداد سے ہاتھ دھو بیٹھا ہے ۔ چنانچہ اس نے عدالت میں درخواست گذاری کہ حضور "انصاف" فرمایا جائے ۔ اور مجھے پھر سے زندہ قرار دیا جائے ۔ عدالت نے فیصلہ کے لئے ایک تاریخ مقرر کی ۔ اور ہوکنز کو عدالت میں بیان دینے کیلئے بلا بھیجا ۔ قدرت کی ستم ظریفی دیکھئے کہ بیچارہ ہوکنز عدالت جاتے ہوئے ایک موٹر تلے آ کر ہلاک ہو گیا :

(ماخوذ)

KHILAFAT LIBRARY

کچھ خالد کے بارہ میں

جیسا کہ ہر ادارہ کو اپنے پراپیگنڈہ کے لئے کسی نہ کسی اخبار کی ضرورت ہوتی ہے جس کے ذریعہ سے وہ اپنے ممبروں میں اپنے خیالات اور تعلیمات کو باقاعدہ اور بروقت پہنچا سکے۔ اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ کے لئے بھی ایک ایسے ہی مجلّہ کی ضرورت تھی۔ مجلس کی مالی حالت کے پیش نظر اس وقت تک اس کو جاری نہ کیا جا سکا۔ ۱۹۵۲ء کی مجلس شوریٰ میں بعض مجالس کی طرف سے ایک رسالہ کے اجراء کی تجویز پیش ہوئی۔ اس وقت فیصلہ کیا گیا کہ فی الحال ایک رسالہ سہ ماہی جاری کیا جائے۔ جس کا حجم ۶۰ صفحات کا ہو۔ بعد میں جب اسکی تفصیلات پر غور کیا گیا تو اس کے اخراجات بہت زیادہ تھے اور انہی اخراجات میں ایک ماہانہ پرچہ چل سکتا تھا چنانچہ ماہانہ رسالہ کی تجویز پر غور کرکے اس کے اخراجات کو دیکھا گیا تو یہ تجویز معقول نظر آئی۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا کہ بجائے ۶۰ صفحہ کا سہ ماہی رسالہ نکالنے کے ۳۲ صفحہ کا ماہانہ رسالہ جاری کیا جائے۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس کا نام خالد تجویز فرمایا۔

چنانچہ اس کے ڈکلریشن کے لئے درخواست دیدی گئی۔

جس کی منظوری کے بعد مجلس کی پہلی کوشش آپ کے سامنے ہے۔

جہاں تک اس کے اغراض و مقاصد اور پالیسی کا تعلق ہے۔ اس پر تو ہمارے مدیران کرام روشنی ڈالیں گے۔ میرا تعلق صرف انتظامی امور سے ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں چند ایک گذارشات قارئین خالد کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

۱۔ یہ رسالہ خدام الاحمدیہ کا ہے کسی کی ذاتی ملکیت نہیں پس اس کو چلانا اور کامیاب بنانا جملہ خدام کا فرض ہے۔ مرکز میں رہ کر کام کرنے والے تو آپ کے ہی نمائندے ہیں۔ اس لحاظ سے ہر خادم کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کرے اور رسالہ کے لئے زیادہ سے زیادہ خریدار مہیا کرے۔

۲۔ مجلس مرکزیہ کے فیصلہ کے مطابق چونکہ اس رسالہ میں خدام الاحمدیہ کی مساعی اور اس سے متعلق اعلانات اور ہدایات بھی درج ہوا کرینگی۔ اس لئے ہر مجلس میں اس کی موجودگی نہایت ضروری ہے اور ہر مجلس کے لئے کم از کم ایک پرچہ خریدنا ضروری ہے جس کی قیمت وہ مجلس مقامی فنڈ سے ادا کرینگی۔ پس جملہ قائدین اس امر کو نوٹ فرمالیں۔ کہ وہ مجلس مرکزیہ کے فیصلہ کے مطابق خریدار ہیں۔ اور ایک پرچہ مجلس مقامی کے نام آیا کرے گا۔ جس کا پتہ قیادت کی تبدیلی کے ساتھ ہی تبدیل ہو جایا کرے گا۔ قائدین کو اپنی مجلس کے پرچہ کی قیمت فوری طور پر بھجوا دینی چاہیئے۔

۳۔ شق ۲ کے ماتحت تو پرچہ ہر مجلس میں جائیگا۔ لیکن مجالس کے خدام کو اپنے طور پر اپنے لئے بھی علیحدہ پرچہ منگوانا چاہیئے۔ تا وہ خدام الاحمدیہ کی تحریک اور اس کے اعلانات سے پوری طرح آگاہ رہیں۔ قائدین کوشش کرکے زیادہ سے زیادہ خریدار بنائیں۔ اور ان سے ساڑھے چار روپیہ فی پرچہ کے حساب سے قیمت پیشگی وصول کرکے بذریعہ منی آرڈر بھجوادیں۔

۴۔ کوشش کی جائے کہ رقم پیشگی آئے۔ اور بذریعہ منی آرڈر آئے۔ وی۔ پی بھجوانے میں تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن اس میں بعض اوقات مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں۔ جن کی وجہ سے دفتر کو بھی اور خریداروں کو بھی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

۵۔ رسالہ کی قیمت ساڑھے چار روپیہ سالانہ۔ فی پرچہ ۶/ ہے مجالس اس بارہ میں اطلاع دیں کہ کتنے پرچوں کی ضرورت ہے۔ تا آئندہ رسالہ چھپتے ہی اس قدر پرچے انہیں بھجوا دیئے جایا کریں۔

۶۔ خریداری کا آرڈر بھجواتے وقت ڈاک کا مکمل پتہ خوشخط اور صاف تحریر فرمائیں۔

۷۔ منی آرڈر کے کوپن پر یہ ضروری تحریر فرمائیں کہ یہ رقم رسالہ خالد کے چندہ کی ہے۔

۸۔ ترسیل چندہ اور انتظامی امور کیلئے خاکسار کو یاد فرمائیے۔

سید عبدالباسط
مینجر رسالہ خالد۔ ربوہ

KHILAFAT LIBRARY

اطفال الاحمدیہ

پیارے بھائیو!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

تم ضرور خوش ہوئے ہوگے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے انتظام کے ماتحت ربوہ سے احمدی نوجوانوں کا ماہوار رسالہ "خالد" شائع ہونا شروع ہوگیا ہے۔ اور اس کا پہلا خوبصورت شمارہ تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ اس رسالہ میں تمہارے لئے بھی ایک صفحہ وقف کیا گیا ہے۔ اس صفحہ میں آپ لوگوں کے اچھے اچھے مضامین، نظمیں، کہانیاں، لطیفے اور خطوط شائع کئے جایا کرینگے اور اس کے علاوہ اپنے ہاں کی مجلس اطفال الاحمدیہ کی جو رپورٹیں تم بھجوایا کروگے وہ بھی درج ہوا کرینگی۔ اب یہ آپ لوگوں کا کام ہے کہ آپ اپنے صفحے کو مفید اور بہتر بنانے کے لئے اچھے اچھے اور مفید مضمون صاف ستھرے اور خوشخط لکھکر ہمیں بھجوائیں اگر آپ لوگوں نے دلچسپی لینی شروع کر دی۔ تو انشاء اللہ تمہارے حصہ کے صفحات بھی ضرور بڑھا دیئے جائینگے۔ "خالد" کے متعلق بھی اگر کوئی اچھی تجویز آپ لوگوں کے ذہن میں ہو تو ہمیں لکھیئے ہم اپنے چھوٹے بھائیوں کے مشوروں سے بھی فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش کرینگے۔ (ادارہ)

لطائف:-

مینیجر:- (کلرک سے) مجھے افسوس ہے کہ میں تمہیں ملازمت سے نکال رہا ہوں۔

کلرک:- کیوں! اسلئے کہ میں دفتر میں سو جاتا ہوں۔

مینیجر:- نہیں اسلئے نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ تم سوتے وقت اتنے زور سے خراٹے بھرتے ہو۔ کہ میں نہیں سو سکتا۔

تاریخ کا استاد:- ہنری ہفتم کے مرنے کے بعد کیا ہوا؟

طالبعلم:- اسکے گھر والوں نے اس کا بہت ماتم کیا۔

ایمان محکم

ایک دفعہ حضرت رابعہ بصریؒ کے ہاں دس مہمان آ گئے۔ آپ کے ہاں اس وقت صرف دس روٹیاں تھیں۔ آپ نے خادمہ کو وہ روٹیاں دیتے ہوئے فرمایا "جا یہ روٹیاں خدا تعالیٰ کی راہ میں خیرات کر آ" اس نے تعجب سے آپ کی طرف دیکھا اور عرض کی۔ "دس روٹیاں موجود ہیں۔ مہمانوں کو ایک ایک روٹی آ جائیگی اور کچھ نہ کچھ گذارہ ہو جائے گا۔ آپ یہ کیا کر رہی ہیں۔ وہ بیچارے بھوکے رہیں گے" آپ نے فرمایا "تم جا کر خیرات کر آؤ" خادمہ گئی اور غریب لوگوں میں روٹیاں بانٹ آئی۔

تھوڑی دیر کے بعد ایک عورت آپ کے ہاں آئی۔ اور آپ کو کچھ روٹیاں دیں۔ اس نے بتایا۔ کہ "یہ روٹیاں فلاں آدمی نے بھیجی ہیں" آپ نے گنیں تو وہ اٹھارہ تھیں۔ آپ نے روٹیاں اس عورت کو واپس دیتے ہوئے فرمایا "بی بی یہ کسی اور کے لئے ہیں میرے لئے نہیں بھیجی گئیں" اس نے بڑا اصرار کیا۔ لیکن آپ نے نہ لیں۔ اور اسے واپس کر دیا۔

جب وہ عورت اپنے گھر پہنچی۔ تو اس کی مالکہ اسے ناراض ہونے لگی اور کہنے لگی "تو نے اتنی دیر کر دی ہے ابھی تو تجھے رابعہؒ کے ہاں روٹیاں لے جانی ہیں۔ یہ لے روٹیاں رابعہؒ کے ہاں دے آ" وہ پھر روٹیاں لیکر آپ کے پاس آئی۔ اب کے آپ نے گنیں تو وہ پوری بیس تھیں۔ آپ نے فرمایا "ہاں یہ روٹیاں میرے لئے ہیں" اور آپ نے وہ رکھ لیں۔ انہی روٹیوں سے آپ نے مہمانوں کی تواضع کی۔

آپ کی ملازمہ نے آپ سے دریافت کیا کہ "پہلی دفعہ آپ نے روٹیاں واپس کیوں کر دی تھیں۔ اور اب رکھ لیں؟" آپ نے فرمایا "خدا تعالیٰ نیکی کا بدلہ دو گنا دیتا ہے۔ میرے پاس دس روٹیاں تھیں میں نے خیرات کر دیں۔ اب بیس روٹیاں ملنی چاہیئے تھیں۔ لیکن جب وہ عورت پہلی دفعہ روٹیاں لائی تو وہ اٹھارہ تھیں اس سے میں نے جان لیا کہ یہ میرے لئے نہیں بھیجی گئیں۔ دوسری دفعہ لیکر آئی تو وہ بیس تھیں اس سے میں نے جان لیا کہ یہ میرے لئے ہی بھیجی گئی ہیں"

KHILAFAT LIBRARY

سالانہ اجتماع ۱۹۵۱ء کے موقعہ پر

خدام الاحمدیہ کی ایک قرارداد

"ہم نمائندگان مجالس خدام الاحمدیہ جو پاکستان کے تمام حصوں سے ربوہ ضلع جھنگ میں اپنے سالانہ اجتماع کے موقعہ پہ جمع ہوئے ہیں۔ حکومت کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ موجودہ نازک حالات میں ہم پاکستان کی حفاظت کے واسطے ہر ممکن قربانی کرنے کے لئے دلی عزم کے ساتھ تیار اور کمربستہ ہیں۔ جب بھی ہمارے وطن عزیز کو ہماری خدمات کی ضرورت پیش آئے ہم انشاء اللہ اپنی سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ اور انشاء اللہ وقت ثابت کر دے گا۔ کہ ہم احمدی نوجوان ہر خطرے کے وقت مجاہدین کی صفِ اوّل میں کھڑے ہونے والے ہوں گے۔

ہم خدا تعالےٰ کے حضور بھی دُعا کرتے ہیں۔ کہ وُہ اپنے فضل اور توفیق سے ہمیں اس عہد کو نباہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین"

نمائندگان مجالس خدام الاحمدیہ

ربوہ ۱۴/۱۰/۵۱